منہجِ حق کی وضاحت

اور

فرقہ الاخوان المسلمون اور اس کی خفیہ تنظیموں سے انتباہ!

تالیف

استاذ ڈاکٹر ہشام بن عبدالملک بن عبداللہ بن محمد آل شیخ ﷾

تقدیم

معالی الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان ﷾

(ممبر کبار علماء بورڈ و رکن دائمی کمیٹی برائے فتویٰ)

ترجمہ

ابو عبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

(داعی وباحث صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی)

صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی

منہج حق کی وضاحت

اور فرقہ الاخوان المسلمون اور اس کی خفیہ تنظیموں سے انتباہ!

تالیف

استاذ ڈاکٹر ہشام بن عبد الملک بن عبد اللہ بن محمد آل شیخ حفظہ اللہ

تقدیم

معالی الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان بن عبد اللہ الفوزان حفظہ اللہ

(ممبر کبار علماء بورڈ ورکن دائمی کمیٹی برائے فتویٰ)

ترجمہ

ابو عبد اللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

(داعی و باحث صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

نام کتاب : **منہج حق کی وضاحت**
اور فرقہ الاخوان المسلمون اور اس کی خفیہ تنظیموں سے انتباہ!

تالیف : استاذ ڈاکٹر ہشام بن عبد الملک بن عبد اللہ بن محمد آل شیخ حفظہ اللہ
(استاذ المعہد العالی للقضاء جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ریاض)

ترجمہ : ابو عبد اللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

تقریظ : فضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ (شارجہ، متحدہ عرب امارات)

سنہ اشاعت : شعبان 1443ھ مطابق مارچ 2022ء

تعداد : ایک ہزار

ایڈیشن : اول

صفحات : 72

قیمت :

ناشر : شعبۂ نشر و اشاعت، صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

ملنے کے پتے:

- دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی: 14-15، چونا والا کمپاؤنڈ، مقابل کرلا بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ) ممبئی-400070 ٹیلیفون: 022-26520077
- جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ، بھیونڈی: 225071 / 226526
- مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ، بیت السلام کمپلیکس، نزد المدینۃ انگلش اسکول، مہاڈ ناکہ، کھیڈ، ضلع: رتنا گری-415709، فون: 02356-264455
- شعبۂ دعوت و تبلیغ، جماعۃ المسلمین مہسلہ، ضلع رائے گڈھ، مہاراشٹرا۔

فہرست مضامین

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

پیش لفظ

(از: فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفی حفظہ اللہ-امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد وعلى آله و صحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

منہج حق کی وضاحت اور باطل افکار ونظریات سے انتباہ یہ ہر دور کا عظیم کام رہا ہے، اسے حق کے سچے قدرداں اور متوالے انجام دیتے ہیں جنہیں دنیاوی مصالح اور ملامت گروں کی ملامتوں کی پرواہ نہیں ہوتی، انہیں اس کی بصیرت حاصل ہوتی ہے کہ حق کی بالادستی کا عمل اور باطل پر کتاب وسنت اور منہج حق کے مطابق نکیر یہ سب سے بڑا جہاد ہے۔

آج جب دین سے رغبت کم ہونے کے ناطے علم کمزور ہو گیا، سنتیں اور مناہج بدعتوں کی تاریکیوں میں گم ہوتے جارہے ہیں اور دعوت دین عموماً غیر شرعی دنیادارانہ مصلحتوں کے تحفظ کے ساتھ چلنے لگا ہے ایسے حالات میں علماء حق کہاں چپ رہ سکتے ہیں، بلکہ حسب تقاضہ ہر نازک وقت میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر وراثت نبوت کا حق ادا کیا ہے اور یہ کام اللہ کے فضل وتوفیق سے ہر دور میں چلتا رہا ہے اور آگے بھی چلتا رہے گا۔

یہ مختصر رسالہ اسی سلسلہ کا زریں امتداد ہے کہ باطل افکار وتحریکات سے امت کو بچانے کا کام کیا جائے، یہ امت میں اختلاف کا کام نہیں بلکہ عین دین کا کام ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو صحیح سمجھ دے۔

منہج حق کی اہمیت اور بعض تحریکات کی تردید پر مشتمل یہ وضاحتی رسالہ نہایت علمی وگرانقدر ہے اور جماعت کے بزرگ منہجی داعی اور آبروفضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ کی تقریظ نے اس پر چار چاند لگا دیئے ہیں۔اللہ تعالیٰ سبھوں کی کوششوں کو قبول فرمائے اور مزید برکت دے۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی اس رسالہ کی طباعت وقت کا تقاضہ اور اپنی مسئولیت سمجھتی ہے نیز اسے رب کریم کی توفیق خاص مان کر اُس کی شکر گزار رہے۔

اور اراکین جمعیت فاضل جماعت شیخ عنایت اللہ حفیظ اللہ مدنی سلمہ اللہ تعالیٰ کے علم وقلم میں مزید برکت کے لئے دعا گو ہیں کہ انہوں نے وقت کی ایک اہم ضرورت پر مشتمل رسالہ کا سلیس ترجمہ کرکے ''شعبۂ نشر واشاعت'' کو نشر کرنے کے لئے پیش کیا۔

اے رب کریم تو اس مختصر کتابچہ کو حق کی وضاحت کا ذریعہ بنا اور اس کے ذریعے منحرف تحریکات سے امت کو خبردار ہونے کی توفیق دے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

آپ کا دینی بھائی

عبدالسلام سلفی

ممبئی

۲۰/شعبان ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۴/مارچ ۲۰۲۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مترجم

کتاب وسنت کے نصوص میں جا بجا توحید وسنت اور سلف امت کے منہج حق پر اعتصام والتزام اور تمسک کا حکم دیا گیا ہے اور تفرق، تحزب اور گروہ بندی سے منع کیا گیا ہے، اور گم کردہ راہ کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ کی طرح اخلاص واتباع کے بجائے تفرق وتشتت کی راہ چل کر اپنی فکر، رائے، اور موقف ونظریہ پرمست ومگن رہنے سے منع کیا گیا ہے اور اس پر سخت وعید سنائی گئی ہے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعٗا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِي شَيۡءٍۚ إِنَّمَآ أَمۡرُهُمۡ إِلَى ٱللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفۡعَلُونَ ۝١٥٩﴾ [الأنعام:۱۵۹]۔

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیں گے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ۝٣١ مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعٗاۖ كُلُّ حِزۡبِۭ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُونَ ۝٣٢﴾ [الروم:۳۱،۳۲]۔

اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’فَأَهْلُ الْأَدْيَانِ قَبْلَنَا اخْتَلَفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ عَلَى آرَاءٍ ومِلَلٍ بَاطِلَةٍ، وَكُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ تَزْعُمُ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ، وَهَذِهِ الْأُمَّةُ أَيْضًا اخْتَلَفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ عَلَى نِحَلٍ كُلُّهَا ضَلَالَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً، وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، الْمُتَمَسِّكُونَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّدْرُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنِ، وَأَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي قَدِيمِ الدَّهْرِ وَحَدِيثِهِ، كَمَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ مِنْهُمْ، فَقَالَ: ’’**مَا أَنَا عَلَيهِ اليَومَ وَأَصحَابِي**‘‘۔(۱)(۲)

ہم سے پہلے ادیان کے لوگ آپس میں مختلف باطل آراء اور فرقوں میں بٹے ہوئے تھے، ان میں سے ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتا تھا، اور یہ امت بھی آپس میں کئی فرقوں میں بٹی ہوئی ہے سب کے سب گمراہ ہیں سوائے ایک کے، وہ اہل سنت و جماعت ہیں، جو اللہ کی کتاب، رسول ﷺ کی سنت اور امت کے اوائل صحابہ و تابعین اور ماضی تا حاضر مسلمانوں کے ائمہ کے منہج و طریقہ پر گامزن ہیں، جیسا کہ امام حاکم نے اپنی مستدرک میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ان فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ’’وہ فرقہ جو اس منہج پر قائم رہے گا جس پر آج میں اور میرے صحابہ گامزن ہیں‘‘۔

علامہ عبدالرحمن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’وَفِي هَذَا تَحْذِيرٌ لِلْمُسلِمِينَ مِن تَشَتُّتِهِم وَتَفَرُّقِهِم فِرَقاً، كُلُّ فَرِيقٍ يَتَعَصَّبُ لِمَا مَعَهُ مِن حَقٍّ وَبَاطِلٍ، فَيَكُونُونَ مَشَابِهِينَ بِذَلِكَ لِلْمُشرِكِينَ فِي التَّفَرُّقِ، بَلِ الدِّينُ

(۱) تفسیر ابن کثیر ۶/۳۱۶-۳۱۷۔

(۲) محقق اس کی تخریج میں لکھتے ہیں: مستدرک حاکم، ۱/۱۲۸، ۱۲۹، حدیث (۴۴۴)۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ’’تخریج الکشاف‘‘ میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے، ص: ۶۳۔

وَاحِدٌ وَالرَّسُولُ وَاحِدٌ وَالإِلٰهُ وَاحِدٌ''۔ (۱)

اس میں مسلمانوں کو انتباہ اور آگاہ کیا جارہا ہے‘ کہ آپس میں مختلف فرقوں ٹولیوں میں نہ بٹ جائیں، ہرفرقہ اپنے پاس جوبھی حق وباطل ہے‘ اُس کے لئے تعصب کرنے لگے‘ اوراس طرح وہ فرقہ بندی میں مشرکین کے مشابہ ہوجائیں، جبکہ ان کا دین ایک ہے، رسول ایک ہے اور معبود ایک ہے۔

اورابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ''اس امت کے گمراہ لوگ ہیں، جنہوں نے توحید کے بجائے کفر کو دین بنالیا ہے، یا پھر شبہات کی پیروی کرکے اُس میں اختلاف کرلیا ہے اور گروہوں میں تقسیم ہوگئے ہیں، یا اس امت کے خوارج ہیں۔ (۲)

جبکہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اس سے مراد اہل بدعات وخواہشات ہیں۔ (۳)

اوریقیناً نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق آج امت میں متعدد فرقے اورٹولیاں پیدا ہوگئیں‘ اورہرفرقہ اورگروہ اپنے اپنے عقیدہ وفکراوررائے ونظریہ پر مسرورومگن ہے۔

زیرنظر رسالہ ''**بیان المنهج الحق والتحذير من جماعة الاخوان المسلمين وتنظيماتهم السرية**''(**منہج حق کی وضاحت اورفرقہ الاخوان المسلمون اوراس خفیہ تنظیموں سے انتباہ!**) بھی- جیسا کہ عنوان سے واضح ہے-فرقہ الاخوان المسلمون اوراس کی خفیہ تنظیموں کے عقائد ومناہج اورافکارونظریات کی نقاب

---

(۱) تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان،ص:۶۴۱۔

(۲) دیکھئے:تفسیر النکت والعیون،ازعلامہ ماوردی، ۲/ ۱۹۲،سورۃ الانعام کی آیت کے تحت، نیز دیکھئے:، ۴/ ۳۱۳، سورۃ الروم کی آیت کے تحت۔

(۳) دیکھئے:تفسیر النکت والعیون، ازعلامہ ماوردی، ۴/ ۳۱۳، سورۃ الروم کی آیت کے تحت۔ نیز دیکھئے: موسوعۃ الألبانی فی العقیدۃ، ۴/ ۴۴۰۔

کشائی اور منہج حق ''منہج سلف'' کی وضاحت پر مشتمل ہے۔فرقہ ''الاخوان المسلمون'' اور اسی طرح اس کی خفیہ تنظیموں: بنائیت،قطبیت، سروریت، قعدیت اور ان کے بانیان کے عقائد و مناہج اور افکار و نظریات، ایمان و عمل اور سلوک کے متعدد پہلوؤں میں کتاب وسنت اور منہج سلف کے یکسر خلاف ہیں، جبکہ ایک عام آدمی ان کی ظاہری باتوں سے اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔

رسالہ کے مولف شیخ الاسلام امام محمد بن عبد الوہاب تمیمی نجدی رحمہ اللہ کے مبارک علمی و دعوتی خانوادہ کے چشم و چراغ استاذ ڈاکٹر ہشام بن عبد الملک بن عبد اللہ بن محمد آل شیخ حفظہ اللہ ہیں، جو بلند علمی مرتبہ کے مالک ہیں، آپ المعہد العالی للقضاء جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ ریاض، سعودی عرب کے پرفیسر اور متعدد علمی و تحقیقی کتابوں کے مولف ہیں۔اس کے علاوہ رسالہ کے استناد و اعتبار کے لئے اتنا کافی ہے کہ اسے معالی الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان بن عبد اللہ الفوزان حفظہ اللہ (ممبر کبار علماء بورڈ ورکن دائمی کمیٹی برائے فتویٰ) نے پڑھا ہے، اور اس پر اپنے مقدمہ میں اظہار مسرت فرما کر دعاؤں سے نوازا ہے۔

چند مہینہ پیشتر برادر گرامی قدر فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الحمید بن ظفر الحسن مدنی حفظہما اللہ کے ذریعہ رسالہ کی پی ڈی ایف کاپی موصول ہوئی، جزاہ اللہ خیراً وسلمہ، پڑھنے سے اندازہ ہوا کہ رسالہ اپنے اختصار کے باوجود موضوع پر نہایت جامع اور مفید ہے، دوسری طرف اردو زبان میں اس موضوع پر کتب و رسائل بھی عموماً کم ہی دستیاب ہیں، لہٰذا افادۂ عامہ کے پیش نظر اس کے اردو ترجمہ کی جستجو ہوئی اور اس طرح اللہ کی توفیق ارزانی سے یہ ادنیٰ سا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

ترجمہ میں حسب معمول کوشش یہ رہی ہے کہ الفاظ وتعبیرات سے آزاد ہوئے بغیر زبان سلیس اور رواں رہے اور مولف کے مقصود کی کما حقہ ترجمانی ہو سکے، لیکن چونکہ لغزشوں خطاؤں سے کسی انسان کو مفر نہیں، لہٰذا میں اللہ سے معافی اور نفس وشیطان کے شر سے پناہ کا خواستگار ہوں، نیز احباب اور بہی خواہوں کے مخلصانہ مشوروں کا منتظر بھی۔

اس رسالہ کی اشاعت پر میں سب سے پہلے اللہ ذو الکرم کی توفیق ارزانی پر اس کا بے انتہا شکر گزار ہوں، فلہ الحمد أولاً وآخراً، بعدہ امیر محترم صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی شیخ عبد السلام سلفی حفظہ اللہ کا سپاس گزار ہوں، جو منہج ومسلک سلف کے مشن میں ہمیشہ رواں دواں رہتے ہیں، اس رسالہ کی طباعت واشاعت اور جمعیت کی دیگر سرگرمیاں اللہ کے فضل کے بعد انہی کی مرہون منت ہیں، فجزاہ اللہ خیراً۔

اسی طرح عالم اسلام کے معروف داعی ومصلح اور بانگ سلفیت فضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ (شارجہ) کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے حسب معمول اپنی گوناگوں دعوتی مصروفیتوں کے باوصف اس رسالہ پر گرانقدر علمی، اصولی اور منہجی تقدیم وتقریظ تحریر فرما کر میری حوصلہ افزائی فرمائی اور رسالہ کو حسن وجمال بخشا، دعا ہے کہ بار الٰہ آپ کو صحت وعافیت عطا فرمائے اور امت کو تادیر آپ کے علم سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ساتھ ہی اپنے والدین، اساتذہ کرام، اہل خانہ اور تمام معاونین کا شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہر خاص وعام کے لئے یکساں مفید بنائے اور اراکین صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی بالخصوص امیر محترم شیخ عبد السلام سلفی حفظہ اللہ اور دیگر محسنین کو اجر عظیم سے نوازے نیز اِس ادنیٰ سی کوشش کو اس کے مولف، مترجم، مقرظ، ناشر اور تمام معاونین کے حق میں قبول فرمائے، نیز مقدمہ کے یہ کلمات تحریر کرتے ہوئے ان دنوں دنیا میں پھیلے ہوئے کورونا وائرس سے عالم اسلام کو بالخصوص اور عالم انسانیت کو بالعموم نجات عطا فرمائے، آمین۔

۱۶/شعبان ۱۴۴۱ھ-۱۰/اپریل ۲۰۲۰ء

ممبرا، ممبئی

اخوکم فی اللہ

ابو عبد اللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

(شعبۂ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

(inayatullahmadani@yahoo.com)

تقریظ

(از: فضیلۃ الشیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ - شارجہ، متحدہ عرب امارات)

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

فيقول الله تعالى: ﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ [المائدۃ:۴۸]۔

تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک شرع اور ایک منہاج مقرر کیا ہے (یعنی مذہبی زندگی کا طور طریقہ ٹھہرایا ہے)۔ [ترجمان القرآن]

تقریبا سارے اہل علم اور مفسرین کا خیال یہی ہے کہ اس آیت میں شریعت سے مراد احکام شریعت ہیں، اور منہاج سے مراد احکام شریعت پر عمل کرنے اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ اور اس کی تفصیل وتوضیح اور بیان ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: (شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا) کا مطلب ''سَبِيْلًا وَسُنَّةً'' ہے۔

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝١٨﴾ [الجاثیۃ:۱۸]۔

پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک روشن اور خوب واضح راہ پر چلایا، پس آپ اسی پر قائم اور ڈٹے رہیں اور ان نادانوں کی خواہشات (شرک وبدعات اور ان کے مقرر کردہ باطل اصول وضوابط) کی پیروی نہ کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے اتباع منہج کا تاکیدی حکم دیا ہے،اورمنہج سے آزاد ہوکر اسلامی احکام پرکسی اورطریقہ پرعمل کرنے سے منع کردیا ہے ۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے اہل ایمان کو دو چیزوں کی تاکید کی ہے:

ا۔ ﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا﴾ میں اللہ تعالی نے منہج کی اتباع کو ضروری قرار دیا ہے۔

۲۔ ﴿وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ١٨﴾ میں اللہ تعالی نے اہل بدع اورمنہج کے خلاف نفس پرستوں کی اتباع سے منع کیا ہے۔

اللہ تعالی نے اسی مقررہ منہج کی دعوت دینے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ایک اورمقام پر اللہ تعالی حکم دیتے ہیں کہ: ﴿فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ﴾ [الشوریٰ:۱۵]۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے تین باتوں کی تاکید کی ہے:

ا۔ ﴿فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ﴾ میں اسی منہج مقررہ کی طرف لوگوں کو بلانے اوردعوت دینے کی تاکید کی ہے۔

۲۔ ﴿وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ﴾ میں اسی منہج پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے۔

۳۔ ﴿وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ﴾ اس مقررہ اوراللہ کے متعین کردہ منہج کو چھوڑ کر اہل بدعات ومحدثات اورنفس پرستوں کے خودساختہ منہج کی اتباع کرنے سے منع کیا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”يَكونُ فِي آخِرِ الزَّمانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الأحادِيثِ بما لَمْ تَسْمَعُوا أنتُمْ، ولا آباؤُكُمْ، فإيَّاكُمْ وإيَّاهُمْ، لا يُضِلُّونَكُمْ، ولا

يَفْتِنُونَكُمْ'' (مسلم فی المقدمۃ)۔

آخری زمانہ میں بہت دجال اور کذاب پیدا ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں اور دین کے نام پر تم کو ایسی ایسی باتیں اور باطل افکار ونظریات پیش کریں گے جن کو نہ تو تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تو تمھارے آباء واجداد نے سنا ہوگا ایسے دجالوں اور کذابوں سے بچنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا، ان کے ملحدانہ افکار ونظریات سے دور رہنا۔

اللہ تعالی جس کی صفات عالیہ میں سے ایک صفت ''عالم الغیب والشھادۃ'' ہے جو ''یعلم ما بین آیدیھم وما خلفھم'' کا مالک ہے، اس نے رسول ﷺ کے ذریعہ مستقبل میں امت کے اعمال وعقائد میں پیدا ہونے والے تباہ کن فتنوں سے آگاہ کر دیا ہے تا کہ وہ اپنے آپ کو ان فتنوں سے محفوظ کرسکیں، اور عقائد ومنہج میں فساد و بگاڑ پیدا کرنے والوں کی بھی نشاندہی کر دیا ہے، تاکہ ہم ایسے لوگوں سے دور رہیں اور دوسروں کو بھی دور رکھیں۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُهُ، فَقَالَ: ''آلْفَقْرَ تَخَافُونَ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُصَبَّنَّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا، حَتَّى لَا يُزِيغَ قَلْبَ أَحَدِكُمْ إِزَاغَةً إِلَّا هِيهْ، وَأَيْمُ اللَّهِ، لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ'' (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۵، علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے)۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور اس وقت ہم مسلمانوں کے فقر وفاقہ اور ان کی غربت ومحتاجگی کا ذکر کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہماری گفتگو سن کر فرمایا: ''کیا تم لوگ فقر وفاقہ، تنگ دستی، مسکینی اور غربت کا خوف

کررہے ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم لوگوں بالکل روشن اور چمکتے ہوئے صاف راستے پر چھوڑ کر جارہا ہوں جس کے دن رات سب برابر ہیں،(میں نے حلال وحرام کو کھول کر بتادیا ہے، خیر وشر کی خوب وضاحت کردیا ہے، ہروہ چیز جو تم کو اللہ کے قریب کرنے والی ہے اسکا حکم ہم نے دے دیا ہے اور جو چیز تم کو جہنم سے قریب کرنے والی ہے ہم نے اس سے بھی تم کو منع کردیا ہے، کسی بھی طرح کے شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے والی بات ہم نے نہیں چھوڑی ہے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو یہ حدیث بیان کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ:

"صَدَقَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، تَرَكَنَا وَاللَّهِ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ"۔

رسول ﷺ نے سچ فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کو نہایت روشن صاف اور چمکتے ہوئے ایسے راستے پر چھوڑ کر گئے ہیں جس کی رات دن سب برابر ہیں۔

پوری امت اسی روشن، صاف چمکتی ہوئی راہ (صراط مستقیم) پر چل رہی تھی، امت ہر قسم کے شرک و بدعات، ضلالت وگمراہی سے محفوظ تھی، لوگ ہر قسم کے اختلاف اور انتشار سے محفوظ رہے، مگر جب لوگ نفس پرستی، خواہشات نفسانی، فلسفہ اور دیگر علوم عقلیہ کے پیچھے پڑ گئے خصوصا خلیفہ مامون کے دور میں جب علوم عقلیہ اور عجمی کتابوں کا عربی ترجمہ کیا گیا تو بہت سے لوگ علوم شرعیہ اور کتاب وسنت چھوڑ کر انہیں کے پیچھے پڑ گئے اور ﴿وَٱتَّبَعُوا۟ مَا تَتْلُوا۟ ٱلشَّيَـٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَـٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَـٰنُ وَلَـٰكِنَّ ٱلشَّيَـٰطِينَ كَفَرُوا۟﴾ کا کردار ادا کیا، جس کی وجہ سے لوگ شکوک وشبہات اور اختلاف وافتراق کے شکار ہو گئے اور سابقہ امتوں کی طرح ﴿كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾﴾ کے

مصداق بن گئے۔

امام ابوالحسن السندھی الکبیر (وفات: ۱۱۳۹ھ) رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: اس حدیث میں ''مِثْلُ الْبَيْضَاءِ'' (بالکل صاف روشن اور چمکدار راستہ) سے مراد ملت وشریعت نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم أجمعین اور اہل ایمان (حقیقی مؤمنوں) کے دل ہیں جن کی تشبیہ صاف ستھری زرخیز زمین سے دی گئی ہے جن کی تعلیم وتربیت اور جن نفوس کا تزکیہ اسلامی اخلاق وآداب، زہد وتقوی پر ہوا تھا اور جن کے قلوب تقوی اللہ اور حب الٰہی، حب رسول اللہ اور توحید وسنت کی عظمت سے بھرے ہوئے تھے۔ (شرح سنن ابن ماجہ: ۱/ ۱۴۳)

اہل جماعت سے ایک گزارش ﴿يَٰقَوۡمَنَآ أَجِيبُواْ دَاعِيَ ٱللَّهِ﴾

اوپر مذکورہ آیات اور حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم کو تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور ان کی پابندی ضروری قرار دی گئی ہے:

پہلی تو یہ ہے کہ صرف اسی منہج کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہے، دوسری یہ کہ اسی منہج پر استقامت ومداومت ہو، کسی حالت میں بھی اس سے سرے مو انحراف نہ کرنا، تیسری یہ کہ اہل بدعات ومحدثات اور اس منہج سے منحرف اور ملحدانہ افکار ونظریات اور اس قسم کی تنظیمات وتحریکات سے بچنا بچانا اور ان سے دور رہنا اور دوسروں کو بھی دور رکھنا ضروریات دین میں سے ہے۔

جب منہج پر استقامت ومداومت، منہج حق کی دعوت اور اس منہج صحیح کے علاوہ سارے مناہج باطلہ سے بچنا اور بچانا اور اجتناب تینوں چیزیں ضروری اور لازمی ہیں، تو ہمارے واجبات دین میں سے ہے کہ ہم منہج کو پہچاننے کے ساتھ اس منہج کے مخالف اور باطل کا بھی علم رکھیں، کیونکہ حق کا علم ہونے کے ساتھ حق کے مخالف ومنافی اور باطل کا علم ہونا بھی ضروری ہے، تاکہ

کوئی شخص باطل کو حق کا لبادہ اُڑھا کر ہمیں منہج صحیح اور صراط مستقیم سے ہٹا کر ضلالت وگمراہی اور شرک و بدعات اور اپنے ملحدانہ افکار ونظریات اور عقائد میں مبتلا نہ کر سکے، اسی لئے سلف کہتے تھے کہ: جب تک انسان باطل کو نہ پہچانے وہ حق پر قائم نہیں رہ سکتا۔

اسی لئے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ:

”قد عَلِمتُ – ورَبِّ الكَعبةِ – متى تَهلِكُ العَرَبُ. يقولُها مِرارًا أَرْبَعًا، حين استُؤمِرَ أَمْرَها مَن لم يَصحَبْ رسولَ اللهِ ﷺ، ولم يُعالِجْ أَمْرَ الجاهِلِيَّةِ“ (ابن ابی شیبۃ فی المصنف، والحاکم، ۱۰/ ۲۱۰، والبیہقی فی الشعب، وابونعیم فی الحلیۃ)۔

رب کعبہ کی قسم! اور بعض روایات میں ہے کہ تین یا چار مرتبہ انھوں یہ قسم کھائی اور فرمایا: میں خوب اچھی طرح سے جانتا ہوں کی عرب کی ہلاکت وتباہی اور ان کا زوال کب ہوگا؟ لوگوں نے کہا: امیر المومنین یہ کب ہوگا؟ تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب حکومت کی باگ ڈور غیر صحابی کے ہاتھ میں آجائے اور ایسے شخص کے ہاتھ میں آجائے جو جاہلیت کا علم نہیں رکھتا ہو (اسلام اور شریعت اسلامیہ کے مخالف چیزوں کا علم نہ ہو، یعنی حق تو پہچانے، مگر حق کے منافی اور مخالف چیزوں کی پہچان نہ ہو)۔

اسی لئے ہمیشہ ہمارے علماء اس کے متعلق چھوٹے بڑے رسائل وکتب تالیف کرتے رہے، تاکہ جن کو حق محبوب ومطلوب ہے وہ علی بینۃ صراط مستقیم اور اس منہج صحیح پر دلیل کی روشنی میں خود قائم بھی رہیں اور دوسروں کو دعوت بھی دیں تو دلائل و براہین کی روشنی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے وارث بنیں:

﴿قُلْ هَٰذِهِۦ سَبِيلِىٓ أَدْعُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا۠ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِى ۖ﴾ [یوسف: ۱۰۸]۔

اور جو شخص صراط مستقیم اور اس منہج صحیح سے کنارہ کشی اختیار کر کے کفر وشرک اور ضلالت وگمراہی، کفریہ شرکیہ اور ملحدانہ افکار ونظریات اور عقائد باطلہ رکھتا ہے تو اس پر اللہ تعالی کی حجت قائم ہو جائے: ﴿لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنۢ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَىَّ عَنۢ بَيِّنَةٍ﴾ [الأنفال:۴۲]۔

اسی سلسلہ کی ایک نہایت اہم پیش کش رسالہ "**منہج حق کی وضاحت اور فرقہ الاخوان المسلمون اور اس کی خفیہ تنظیموں سے انتباہ**" ہے جو دراصل محترم فضیلۃ الدکتور الشیخ ہشام بن عبد الملک بن عبد اللہ آل الشیخ حفظہ اللہ کے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "بيان المنهج الحق والتحذير من جماعة الإخوان المسلمين وتنظيماتهم السرية" کا اردو ترجمہ ہے، مگر اس قدر سلیس وبامحاورہ ہے کہ پڑھنے سے مستقل تصنیف معلوم ہوتی ہے، جس کا ترجمہ صوبائی جمعیت اہلحدیث ممبئی کے مبلغ وداعی اور مترجم کتب کثیرہ عزیزم شیخ عنایت اللہ مدنی حفظہ اللہ نے کیا ہے، دعاء ہے کہ اللہ تعالی مؤلف، مترجم اور ناشر سب کے لئے اسے توشۂ آخرت بنائے، منہج حق کی اس خدمت کے لئے صوبائی جمعیت ممبئی کے سارے ذمہ داران، محترم میر کارواں الشیخ عبد السلام سلفی حفظہ اللہ، مترجم موصوف الشیخ عنایت اللہ مدنی حفظہ اللہ- کثر اللہ أمثالھم- شکر وتقدیر کے مستحق ہیں، فجزاہم اللہ خیرا۔

أخوكم ومحبكم في الله

ظفر الحسن مدنی

شارجہ- متحدہ عرب امارات

۱۰/شعبان/ ۱۴۴۳ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقدیم علامہ ڈاکٹر شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ

الحمدللہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، نبینا محمد ومن والاہ، وبعد!

میں نے ''**منہج حق کی وضاحت اور فرقۃ الاخوان المسلمون اور اس کی خفیہ تنظیموں سے انتباہ**'' کے موضوع پر استاذ ڈاکٹر ہشام بن عبد الملک بن عبد اللہ بن محمد آل شیخ حفظہ اللہ کے تالیف کردہ اس مختصر رسالہ کو پڑھا، تو اسے بڑا مبارک اور حق کی وضاحت نیز مخالفین حق کی تردید میں بھرپور پایا، اس مبارک رسالہ میں سلف صالحین کے منہج کی پیروی کی نصیحت وخیر خواہی ہے جو صحابہ وتابعین اور فضیلت یافتہ صدیوں کے لوگوں کا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے اور مزید علم نافع اور عمل صالح کی توفیق ارزانی بخشے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ۔

تحریر کنندہ

صالح بن فوزان الفوزان

ممبر کبار علماء بورڈ

۱۴۴۰/۲/۲۵ھ

مقدمہ مولف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إنَّ الحمدَ للهِ، نحمدُهُ، ونستعينُهُ، ونستغفرُهُ، ونعوذُ بالله مِن شرور أنفسِنا، ومِن سيِّئات أعمالِنا، مَن يَهْدِهِ اللهُ فلا مُضِلَّ له، ومَن يُضلِل فلا هاديَ له، وأشهدُ أنْ لَا إِلهَ إلاَّ اللّٰهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وأشهدُ أنَّ محمدًا عبدُهُ ورسولُه.

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ ١٠٢﴾ [آل عمران:١٠٢]۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا ١﴾ [النساء:١]۔

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس

اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾﴾ [الاحزاب:۷۰-۷۱]۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے، اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

"فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَإِنَّ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ".

یقیناً سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے، اور بدترین چیزیں نو ایجاد امور ہیں، اور (دین میں) ہر نو ایجاد امر بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

یہ راہِ حق منہج سلف صالحین کی وضاحت اور فرقہ الاخوان المسلمون اور ان کی خفیہ تنظیموں سے انتباہ و آگاہی نیز ان کی منہج سلف کی مخالفت کی وضاحت سے متعلق چند اوراق ہیں، اسے دراصل میں نے وزارت برائے اسلامی امور و دعوت و ارشاد کے پروگراموں میں شرکت کرتے ہوئے مملکت سعودی عرب کے بعض شہروں میں تقریروں کی شکل میں پیش کیا تھا۔ پھر اللہ عزوجل سے استخارہ اور مخلصین سے مشورہ کے بعد میں نے اسے کتابی شکل

میں شائع کرنا مناسب سمجھا، تا کہ یہ کتاب قابل انتفاع علم کا حصہ نیز لوگوں کو اس راہ حق و صواب سے منحرف اور گمراہ فرقے سے تنبیہ و آگاہی کا ذریعہ بن جائے، میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ ہمارے دین، امن و امان، وطن اور ہمارے حکمرانوں کی حفاظت فرمائے، نیز ہمیں، ہمارے آل و اولاد اور ہمارے محبوبوں کو فتنوں کی کھائیوں اور شک وشبہہ کی جگہوں سے بچائے۔

تحریر کنندہ

استاذ ڈاکٹر ہشام بن عبد الملک بن عبد اللہ بن محمد آل شیخ

الریاض: ۲۵/ ۲/ ۱۴۴۱ھ

ایک منہج

✲ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے حق پر قائم تھے، ایک منہج پر گامزن تھے، ابوبکر صدیق، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانوں میں بدستور یہی معاملہ جاری رہا، پھر علی رضی اللہ عنہ کے دور میں اختلاف اور فرقہ واریت کا آغاز ہوا، اور اسلام سے نسبت کرنے والے بہت سارے فرقے نمودار ہوئے اور آج تک مسلسل نمودار ہو رہے ہیں، جبکہ یہ سارے فرقے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے منہج و طریقہ کے خلاف ہیں، کیونکہ دین حق دراصل دین اسلام ہے، ارشاد باری ہے:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾﴾

[الأنعام:۱۵۳]۔

اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

اور اللہ کا صراط مستقیم اور سیدھا راستہ وہی ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے ہمیں چھوڑا ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

”قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا

هَالِكٌ‘‘۔[اسے امام احمد رحمہ اللہ نے (۱۷۱۴۲) صحیح سند سے روایت کیا ہے۔]
یقیناً میں نے تمہیں روشن ملت (شاہراہ) پر چھوڑا ہے، جس کی رات اس کے دن کی طرح (روشن) ہے، میرے بعد اس سے وہی مائل ہوگا جو ہلاک ہونے والا ہے۔
اور جو حق واضح ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ کی مخالفت کرے وہ بدعتی اور وعید کے مستحقین میں سے ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اہل سنت و جماعت

❊ اہل سنت و جماعت ہی اللہ کی نصرت سے سرفراز مند اور نجات یافتہ لوگ ہیں، انہیں کئی ناموں سے جانا جاتا ہے، یہ تمام نام امت کے سلف صالحین سے آئے ہیں، جیسے: اہل الحدیث والأثر، اہل السنۃ والجماعۃ اور متبعین سلف وغیرہ، البتہ ان میں سے کوئی نام کسی دور میں زیادہ معروف ومشہور ہوتا ہے، جیسے اس دور میں سلفیت اور سلفیوں کا لفظ زیادہ مشہور ومتداول ہے۔

منہج حق دیگر مناہج سے گڈ مڈ نہ ہو اس لئے منہج حق کی نمایاں صفات اور خوبیوں کو بیان کرنا ضروری ہے جن کی بنا پر وہ دیگر مناہج سے ممتاز اور نمایاں ہے، پھر اس کے بعد میں نوجوانوں کو ورغلانے اور انہیں دہشت گردی اور انتہا پسندی پر آمادہ کرنے کی بابت فرقہ ’’الاخوان المسلمون‘‘ کی چالوں کو بے نقاب کروں گا؛ کیونکہ فرقہ الاخوان المسلمون دہشت

گردانہ فرقوں کا سرچشمہ اور شر وفساد کی جڑ سمجھا جاتا ہے؛ اس لئے کہ القاعدة، داعش، نصرت اور بوکوحرام وغیرہ دہشت گردانہ تنظیموں کو اِسی نے جنم دیا ہے، چنانچہ موجودہ وقت میں عالم عرب و اسلام میں اسلام سے نسبت رکھنے والی تمام تر خفیہ اور دہشت گردانہ تنظیمیں اسی خطرناک فرقہ ''جماعة الاخوان المسلمین'' کی کوکھ سے پیدا ہوئی ہیں، نیز یہ لوگ تقیہ اور پوشیدگی کے راستے پر چلتے ہیں، ان کا گمان یہ ہے کہ وہی حق پر قائم ہیں اور وہی سلف صالحین کے سچے پیروکار ہیں۔

❊ چنانچہ اس فرقہ کی منہج حق یعنی منہج سلف صالحین سے دوری کی وضاحت کے لئے میں اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں:

توحید وعقیدہ

❊ منہج سلف کے حاملین کی ایک نمایاں خوبی: عبادت میں اللہ کی وحدانیت کی دعوت دینا، شرک کی تمام قسموں سے دوری اختیار کرنا، توحید کی نشر واشاعت کرنا اور اس کی تعلیم دینا ہے، کیونکہ اللہ عز وجل نے جس مقصد کے لئے جن وانس کو پیدا کیا اور جس بات کی دعوت دینے کے لئے تمام رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے وہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت وبندگی ہے، ارشاد باری ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝٥٦﴾ [الذاریات:٥٦]۔

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

اور اسی مقصد کے لئے قوموں میں رسول بھیجے گئے ہیں، ارشاد ہے:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾﴾ [الأنبياء:٢٥]۔

تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

اسی طرح ربوبیت اور اسماء وصفات میں اللہ کی توحید کی دعوت دینا ہے، ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿١١﴾﴾ [الشوریٰ:١١]۔

اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

❊ **اس کے برخلاف فرقہ الاخوان المسلمون** کے لوگ دین کی اس بنیاد کی طرف بلاتے ہیں نہ اسے کوئی اہمیت دیتے ہیں، بلکہ انہیں بس ایک ہی فکر ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ اُن کے فرقہ میں داخل ہوجائیں اور ان کے جھنڈے تلے آجائیں، وہ اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ ان کا عقیدہ کیا ہے۔

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رہا مسئلہ فرقہ الاخوان المسلمون کا تو توحید کی وضاحت اور اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے بیان میں ان کی کوئی نمایاں سرگرمی نہیں ہے''۔ [فتاویٰ نور علی الدرب: ۴/ ۲۰۲۶]۔

❊ اس بات کی وضاحت کے لئے میں اس فرقہ کے لوگوں کی کچھ باتیں ذکر کرتا ہوں جس سے اس عظیم بنیاد (توحید) کی بابت ان کی بے توجہی کا پتہ چلتا ہے:

فرقہ ''الاخوان المسلون'' کا عمومی رہنما عمر تلمسانی فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ

إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ جَآءُوكَ فَٱسۡتَغۡفَرُواْ ٱللَّهَ وَٱسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُواْ ٱللَّهَ تَوَّابٗا رَّحِيمٗا ﴿٦٤﴾ [النساء:۶۴]۔

ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کرتے، تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

''کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ صرف اُس وقت لوگوں کے لئے دعاء مغفرت فرمائیں گے جب لوگ آپ کی زندگی میں آپ کے پاس آئیں گے، میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آیت کریمہ میں دعاء مغفرت کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے ساتھ مقید کرنے کی کیا وجہ ہے؟ جبکہ آیت کریمہ میں اس تقیید پر دلالت کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے! اس لئے میرا میلان وہ رائے اپنانے کی طرف ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی اور موت دونوں حالت میں اپنے آنگن مبارک کے ارادے سے اپنے پاس آنے والوں کے لئے دعاء مغفرت فرمائیں گے، اس لئے اولیاء کی کرامت کا عقیدہ رکھنے والوں نیز اپنی پاکیزہ قبروں میں ہوتے ہوئے ان سے لو لگانے اور مصائب ومشکلات کے وقت اُن سے دعا کرنے والوں پر نکیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں''۔ [شہید المحراب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ص: ۲۲۵-۲۲۶]۔

اسی طرح سوڈان میں ''الاخوان المسلمون'' کا لیڈر حسن ترابی سوڈان کی (سلفی) جماعت انصار السنۃ کی طرف اپنی گفتگو کا رخ کرتے ہوئے کہتا ہے:

’’یہ حضرات اعتقادی امور اور قبروں کے شرک کا بڑا اہتمام کرتے ہیں، سیاسی شرک کا کوئی اہتمام نہیں کرتے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ان قبر پرستوں کو قبروں کا طواف کرتے ہوئے چھوڑ دیں یہاں تک کہ ہم پارلیمینٹ کے گنبد تک پہنچ جائیں‘‘۔ [مجلۃ الاستقامۃ، شمارہ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ، ص: ۲۶]۔

٭ اسی طرح فرقہ ’’الاخوان المسلمون‘‘ کے لوگ اسماء و صفات کے باب میں بھی گمراہ ھیں، بلکہ اشاعرہ اور مفوضہ کے مذہب کے پیروی کرتے ہیں، اور عوام الناس اور نوجوانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے اس عقیدہ کو مذہب سلف کی طرف منسوب کرتے ہیں، فرقہ ’’الاخوان المسلمون‘‘ کے بانی حسن البنا کا مذہب بھی صفات کے باب میں یہی ہے کہ وہ (اشعری تفویضی) ہے، چنانچہ اُس نے اپنی کتاب ’’العقائد‘‘ میں اُنہی صفات کو ثابت کیا ہے جنہیں اشاعرہ اور ماتریدیہ نے ثابت کیا ہے، اس پر مستزاد یہ ہے کہ کم عمر نوجوانوں اور عوام کو گمراہ کرنے کے لئے پورے طور پر جھوٹ، بہتان اور تدلیس کرتے ہوئے ان تمام باتوں کو عقیدۂ سلف کی طرف منسوب کیا ہے! لہٰذا فرقۂ اخوان المسلمون بہتان باز، جھوٹے، فریب کار اور کتر بیونت کرنے والے لوگ ہیں۔

٭ رہا تصوف کا پہلو، تو فرقہ الاخوان المسلمون کا بانی (حسن البنا) صوفی تھا، سلسلۂ حصافیہ شاذلیہ سے وابستہ تھا، چنانچہ صوفیت اور اس کی بدعات کی گود میں اس کی پرورش و پرداخت ہوئی، مدرسہ معلمین ہی کے دور سے وہ اس سلسلہ تصوف سے منسلک اور اس میں شامل ہو چکا تھا، اور یہ نسبت زندگی بھر اُس سے وابستہ رہی، اس نے اظہار براءت کیا نہ ہی صوفیت اور اس کی بدعات سے یا

سلسلۂ حصافیہ شاذلیہ اور اس کی بدعات سے توبہ کا اعلان کیا، بلکہ اس کے برعکس ہم اُسے دیکھتے ہیں کہ بڑے طمطراق سے اس کا ذکر کرتا ہے اور اپنی کتاب ''مذکرات الدعوۃ والداعیۃ'' میں سلسلۂ حصافیہ شاذلیہ سے اپنی والہانہ محبت اور لگاؤ پر فخر کرتا ہے، نیز حسن البنا رسول اللہ ﷺ کی منع کردہ بدعات کی انجام دہی سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ چنانچہ حسن البنا بڑی صراحت کے ساتھ لکھتا ہے کہ وہ آستانہ پر حاضری اور بدعتی اجتماعی اذکار واوراد کی ادائیگی، نیز میلاد نبوی کے جشن اور اولیاء کی قبروں کی زیارت سے لطف اندوز ہوا کرتا تھا، اتنا ہی نہیں بلکہ حسن البنا اس بات کی بھی صراحت کرتا ہے کہ اُس نے شروع میں ''جمعیۃ الحصافۃ الخیریۃ'' قائم کیا تھا، پھر اس کا نام تبدیل کرکے ''جماعۃ الاخوان المسلمین'' قائم کیا۔

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'''' الاخوان المسلمون'' نامی تحریک پر چیدہ علماء کرام نقد کررہے ہیں؛ کیونکہ ان کے یہاں دعوت توحید، انکارشرک اور رد بدعت وغیرہ کی کوئی سرگرمی نہیں ہے، ان کے کچھ خاص اسالیب ہیں؛ جن میں دعوت توحید کی بابت عدم سرگرمی، اور صحیح عقیدہ 'جو اہل سنت وجماعت کا منہج ہے' کی رہنمائی نہ کرنے کا نقص ہے۔ اس لئے فرقہ ''الاخوان المسلمون'' کو چاہئے کہ ان کے یہاں سلفی دعوت کا اہتمام ہو، یعنی اللہ کی توحید کی دعوت دیں اور قبر پرستی، مردوں سے تعلق، اور اہل قبور مثلاً حسین، یا حسن، یا بدوی اور ان جیسے دیگر مردوں سے فریاد اور مدد طلب کرنے پر نکیر کریں''۔ [مجلۃ المجلۃ: شمارہ نمبر ۸۰۶]۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

کتاب وسنت

٭ منہج سلف کے حاملین کی ایک نمایاں صفت: حکم الٰہی کی بجا آوری کرتے ہوئے کتاب وسنت پر عمل کرنا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَـٰلًا مُّبِينًا ﴿٣٦﴾﴾ [الأحزاب:٣٦]۔

اور (دیکھو) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔

چنانچہ وہ نصوص شریعت پر سر تسلیم خم کرتے ہیں خواہ ان کی خواہشات نفسانی کے مطابق ہو یا اس کے خلاف، اور خواہ اُن کی عقلیں اُس کا ادراک کر سکیں یا نہ کر سکیں، ارشاد ہے:

﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ مِنْهُ ءَايَـٰتٌ مُّحْكَمَـٰتٌ هُنَّ أُمُّ ٱلْكِتَـٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَـٰبِهَـٰتٌ ۖ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَـٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ وَٱبْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَـٰبِ ﴿٧﴾﴾ [آل عمران:٧]۔

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو

اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں۔ پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور پختہ ومضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لا چکے، یہ ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقلمند حاصل کرتے ہیں۔

وہ دونوں وحیوں (کتاب وسنت) کے نصوص کے مقابل لوگوں کی آراء پیش نہیں کرتے، خواہ کہنے والا امت کے برگزیدہ لوگوں میں سے ہو، حتیٰ کہ خواہ کہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کا سب سے بہتر شخص ہی کیوں نہ ہو۔

چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

”يُوشِكُ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةٌ مِنْ السَّمَاءِ، أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُونَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ؟“۔(۱)

قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہو جائے! میں کہہ رہا ہوں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، اور تم کہتے ہو: ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے!!

لہٰذا عصمت صرف انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے، کسی اور کے لئے نہیں!

یہ اس صورت میں جب صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجتہاد حدیث کے خلاف ہو، لیکن اگر انہیں کوئی حدیث رسول نہیں ملتی ہے تو بالجملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال پر عمل کرتے ہیں،

---

(۱) دیکھئے: مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ (۲۰/ ۲۱۵، ۲۵۱، و ۲۶/ ۵۰، ۲۸۱)، و إعلام الموقعين عن رب العالمين، (۲/ ۱۶۸)، والصواعق المرسلة في الرد على الجهمية والمعطلة، از ابن القیم (۳/ ۱۰۶۳)، نیز دیکھئے: مسند احمد (حدیث: ۳۱۲۱)(مترجم)]۔

بالخصوص چاروں خلفاء راشدین کے اقوال پر، جیسا کہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی گرامی ﷺ کا ارشاد ہے:

''فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ المَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ''۔[اسے امام ترمذی (۲۶۷۶) نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے]۔

کیونکہ تم میں سے جو زندہ رہے گا بہت سارا اختلاف دیکھے گا، اس لئے دیکھنا نئی نئی ایجاد کردہ باتوں سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ گمراہی ہے، لہٰذا تم میں سے جسے وہ زمانہ ملے اُسے چاہئے کہ میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر کاربند رہے، اسے دانتوں سے خوب اچھی طرح پکڑ لے۔

لہٰذا اصحابہ رضی اللہ عنہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مراد ومقصود کو مخلوق میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

٭ رہا گمراہ دھشت گرد فرقہ ''الاخوان المسلمون''

کے لوگ تو وہ زیادہ تر قرآن کریم سے اپنی خواہشات نفسانی اور جو کچھ ان کے فرقہ کے اصولوں کے موافق ہوتا ہے اُس پر استدلال کرتے ہیں، چنانچہ آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ کافروں کے بارے میں اتری ہوئی آیات سے استدلال کرتے ہیں اور انہیں مسلمانوں پر منطبق کرتے ہیں، جبکہ یہ خوارج کا اصول ہے، سید قطب نے اپنی کتاب ''فی ظلال القرآن'' میں بہت ساری جگہوں پر ایسا ہی کیا ہے، بلکہ یہ لوگ قرآنی آیات کو اپنے مذہب اور گمراہ طریقہ کی خدمت کے لئے استعمال کرتے ہیں، اس فرقہ کے اس نام سے موسوم ہونے کا

سبب یہ ہے کہ اس کا بانی حسن البنا اور اس کے پیروکاران بزعم خویش یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کو اچھی طرح بس انہوں نے ہی سمجھا ہے، یہ سمجھ دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکی ہے، نیز یہ کہ ان کے خیال کے مطابق اسلام عقیدہ، شریعت، سیاست، عبادت، حکومت اور اللہ کی راہ میں جہاد کا نام ہے۔

٭ ان لوگوں نے اپنا نام "الاخوان المسلمون"

فرمان باری:

﴿إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات:۱۰]۔

(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی ہیں۔

سے اخذ کر کے رکھا ہے، تا کہ نوجوانوں اور عوام کو دھوکہ دیں کہ وہ کتاب وسنت پر چل رہے ہیں، جبکہ حقیقت میں وہ متشابہ کی پیروی کرتے ہیں اور محکم کی تاویل کرتے ہیں۔

٭ رہا مسئلہ سنت کی بابت ان کے موقف کا، تو وہ بس سیر و جہاد کی احادیث کا اہتمام کرتے ہیں اور انہیں اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں، احادیث پر صحت وضعف کے حکم کی کوئی رعایت نہیں کرتے، بلکہ بسا اوقات جھوٹی اور بے انتہا ضعیف حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں، اور متن حدیث پر ایسے معانی اور تشریحات چسپاں کرتے ہیں جو صراحۃً اس پر دلالت نہیں کرتیں، جس سے معلوم ہوتا ہے ان کے یہاں مقام نبوت کا کوئی احترام ہے نہ علوم حدیث اور اس کے اصولوں کا کوئی اہتمام والتزام، یہی نہیں بلکہ ان کے بڑے بڑے قائدین اور رہنماؤں نے صحیح بخاری ومسلم کی کئی احادیث کا انکار کیا ہے، کیونکہ وہ ان کی ناقص عقلوں میں نہیں اترتیں، بطور مثال انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حدیث:

''إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ''۔ (۱)
اگر تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے۔
کا، اور حدیث عرنیین (قبیلہ عرینہ والوں کی حدیث) کا انکار کیا ہے۔ (۲)

---

(۱) [پوری حدیث اس طرح ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ''**إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً، وَفِي الآخَرِ دَاءً**''[دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب الطب، باب إذا وقع الذباب في الاناء، ۷/۱۴۰، حدیث (۵۷۸۲)]۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اُسے پوری طرح اُس میں ڈبو دے، پھر نکال کر پھینک دے، کیونکہ اُس کے ایک بازو میں شفا ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری''۔(مترجم)]

(۲) حدیث عرنیین اس طرح ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ، فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ ''**فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، بِلِقَاحٍ، وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا**'' فَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ، فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ، ''**فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ، وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ، يَسْتَسْقُونَ فَلاَ يُسْقَوْنَ**''. قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: ''**فَهَؤُلاَءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ**''۔[دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب أبوال الابل والدواب والغنم ومرابضها، ۱/۵۶، حدیث (۲۳۳)]۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلۂ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے، انہیں مدینہ کی آب وہوا راس نہ آئی، تو نبی کریم نے انہیں حکم دیا کہ اونٹنیوں کے پاس جائیں اور ان کے پیشاب اور دودھ پئیں، انہوں نے جا کر ایسا ہی کیا اور جب صحت مند ہو گئے تو نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے، نبی کریم ﷺ کو صبح اس بات کی اطلاع ملی، آپ نے ان کے تعاقب میں کچھ لوگوں کو بھیجا، جب دن بلند ہوا تو انہیں پکڑ کر لایا گیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ کے حکم سے اُن کے ہاتھوں پیروں کو کاٹ دیا گیا، ==

بلکہ اس سے بھی تجاوز کرتے ہوئے انہوں نے بعض ان احادیث کاٹھٹھا اور مذاق اڑایا ہے جوان کے مذہب کے موافق نہیں ہیں یاان کے مذہب وطریقہ کوتوڑتی ہیں، جیسے انہوں نے حدیث رسول ﷺ:

’’تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ‘‘۔[صحیح مسلم(۱۸۴۷)]۔

امیر کی بات سنواوراطاعت کرو،اگرتمہاری پیٹھ پر مارا جائے اورتمہارامال چھین لیا جائے،توبھی سنواوراطاعت کرو۔

کاتمسخراورمذاق اڑایا ہے۔

اورجب یہ چیزان کے بڑوں سے سرزد ہوتی ہےتوہم دیکھتے ہیں کہ ان کے پیروکاراُن پرنکیرنہیں کرتے، جیسے دیگرلوگوں پرنکیرکرتے ہیں۔

❊ **ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو دیکھاھے** کہ وہ ایسی صحیح حدیثوں کو جوان کی خواہش نفسانی اور چاہت کے موافق نہیں ہوتیں، ٹھکرادیتے ہیں اوران میں طعنہ زنی اورعیب جوئی کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ یہ زمانہ قدیم سے دورحاضرتک خوارج کاطریقہ رہاہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموع فتاویٰ (۱۹/ ۷۳) میں خوارج کے بارے میں (اس بابت کہ جب انہیں حدیثیں سمجھ میں نہیں آتی ہیں تووہ کیا کرتے ہیں) فرماتے ہیں:

== ان کی آنکھوں میں سلائی پھیردی گئی،اورانہیں سیاہ گرم سنگریزوں والی زمین میں پھینک دیا گیا،وہ پانی مانگتے تھے توپانی بھی نہیں دیاجاتا تھا۔ابوقلابہ فرماتے ہیں:’’ان لوگوں نے چوری کی،قتل کیا،اپنے ایمان کے بعدکفرکیااوراللہ اوراس کے رسول ﷺ سے جنگ کی‘‘۔(مترجم)

”وہ کبھی سند میں طعنہ زنی کرتے ہیں تو کبھی متن میں عیب لگاتے ہیں، ورنہ حقیقت میں وہ سنت کے پیروکار ہیں نہ سنت کی حقیقت کو عملی طور پر تسلیم کرتے ہیں، جسے رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں، بلکہ قرآن کی حقیقت کو بھی عملاً تسلیم نہیں کرتے ہیں“۔

❁❁❁❁❁

صحابہ رضی اللہ عنہم کی بابت موقف

❊ منہج سلف کے حاملین کی ایک نمایاں صفت یہ ہے کہ: وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں اور انہیں ان کا شایان شان مقام دیتے ہیں، کیونکہ صحابہ سے محبت کرنا دین ہے جس کے ذریعہ وہ اللہ کی قربت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی مدح وثنا فرمائی ہے، ارشاد باری ہے:

﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡۖ تَرَىٰهُمۡ رُكَّعٗا سُجَّدٗا يَبۡتَغُونَ فَضۡلٗا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضۡوَٰنٗاۖ سِيمَاهُمۡ فِي وُجُوهِهِم مِّنۡ أَثَرِ ٱلسُّجُودِۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِي ٱلتَّوۡرَىٰةِۚ وَمَثَلُهُمۡ فِي ٱلۡإِنجِيلِ كَزَرۡعٍ أَخۡرَجَ شَطۡـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسۡتَغۡلَظَ فَٱسۡتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعۡجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلۡكُفَّارَۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنۡهُم مَّغۡفِرَةٗ وَأَجۡرًا عَظِيمَۢا ٢٩﴾ [الفتح:۲۹]۔

محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ کے فضل اور رضا

مندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اسی کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ"۔

اسے امام بخاری (۱۷) ومسلم (۷۴) نے روایت کیا ہے۔

ایمان کی علامت انصار سے محبت کرنا اور نفاق کی علامت انصار سے نفرت کرنا ہے۔

اسی طرح صحابہ کے پیروکار (تابعین) اور اُن کے بعد قیامت تک آنے والے اُن کے نقش قدم پر چلنے والوں سے بھی محبت کرتے ہیں اور ان کے لئے دعاء رحمت کرتے ہیں:

﴿ وَالَّذِينَ جَاءُو مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٠﴾ ﴾ [الحشر:١٠]۔

اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت ومہربانی کرنے والا ہے۔

⁕ **جبکہ دھشت گرد فرقہ الاخوان المسلمون کا** صحابہ کرام کے بارے میں موقف یہ ہے کہ وہ ان کی شان میں گستاخی اوران کی ناقدری کرتے ہیں،اوران کے ناموس کا دفاع نہیں کرتے ،شیعوں کے ساتھ ان کا مسلسل رابطہ اوران کی بابت اُن کا سکوت ہے درانحالیکہ وہ رسول ﷺ کے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں، بلکہ سید قطب نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہرزہ سرائی کی ہے اور انہیں ایسے گھناؤنے صفات سے متصف کیا ہے جو مکمل جھوٹ اور بہتان ہے،اسی طرح اس کا مومنوں کے ماموں اور کاتب وحی معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نیز ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ پر تبرا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے یہاں نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا کوئی ادب واحترام نہیں ہے ۔[العدالۃ الاجتماعیۃ،ص:۱۶۰-۱۶۱]

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

تساہل اور بہتان تراشی

⁕ سلفی منہج کے حاملین کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ: وہ توحید اور عقائد سے متعلقہ امور میں حلول کے واسطے اور وسیلے قبول کرتے ہیں نہ اس میں اختلاف کی گنجائش سمجھتے ہیں، چنانچہ وہ اللہ کے دین میں مداہنت برتتے ہیں نہ عقیدہ وتوحید میں تساہل اختیار کرتے ہیں ۔

اسی وجہ سے ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ سخت رویہ اختیار کیا،انہیں ہر طرح کے عیوب ونقائص سے متہم کیا، ان پر قسم قسم کے بہتان چسپاں کیئے جو لوگوں کو ان سے متنفر کردیں،نقطۂ نظر کے اختلاف کے باوجود سب ان کے خلاف متحد جتھہ بن گئے، چنانچہ ان

پر تکفیر کا الزام لگایا، انہیں ''وہابی'' کا طعنہ دیا، خوارج کی جانب سے ہونے والی ہر دہشت گردانہ کارروائی کو پوری جرأت کے ساتھ سلفی منہج کے سر تھوپا، حتیٰ کہ مکمل جھوٹ اور دروغ گوئی کے ساتھ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو بھی متہم کیا، اسی طرح سراپا جھوٹ اور کذب بیانی کے ساتھ شیخ الاسلام مجدد محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت کو بھی دہشت گردی، مخالف کی تکفیر، قتل وغارت گری اور خونریزی جیسے جرائم سے متہم کیا، یہ ساری اوچھی حرکتیں اس لئے کیا تاکہ لوگوں کو شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت حق سے متنفر کردیں، یہی نہیں بلکہ سلفیت کو جہادی سلفیت اور علمی سلفیت کے ناموں سے دو حصوں میں تقسیم کیا، جبکہ یہ ساری باتیں بھی باطل اور گمراہی ہیں؛ جس کے ذریعہ وہ لوگوں کو محض سلفیت حقہ سے متنفر کرنا چاہتے ہیں جو منہج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے پیروکار ہیں۔

✻ گمراہ دہشت گرد فرقہ ''الاخوان المسلمون'' کے لوگ ان تہمتوں کو باقاعدہ گھڑتے اور اسے جوڑ جوڑ کر تیار کرتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ نوجوانوں اور عوام الناس کو حق سے روکیں اور اُنہیں اُس سے پھیر دیں، جس طرح شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت سے لوگوں کو پھیرنے کے لئے اُسے ''وہابی دعوت'' کا نام دیا گیا ہے، اُسی طرح اخوانیوں نے حق پرست سلفیوں کی دعوت سے لوگوں کو نفرت دلانے کے لئے اُنہیں مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے، اسی قبیل سے اُن کا اہل حق سلفیوں کو شیخ علامہ محمد بن امان جامی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے ''جامیہ'' کے نام سے موسوم کرنا بھی ہے، جنہوں نے اُن کے زیغ وضلال کی نقاب کشائی کی ہے اور ان کی بدعقیدگی سے آگاہ کیا ہے، اس لئے وہ اُن کے سخت دشمن ہوگئے' ان پر زیادتی اور ایذا رسانی کی بھی کوشش کی لیکن شیخ رحمہ اللہ نے ان تمام ایذا رسانیوں کو اللہ کی

رضا اور اجر وثواب کی خاطر خندہ پیشانی سے برداشت کیا، اس طرح ان لوگوں نے اپنے مخالف تمام اہل حق سلفیوں کو ''جامیہ'' کے نام سے متصف کیا۔

❊ **اس سلسلہ میں ایک قابل ذکر بات یہ ھے کہ جب حسن البنا** کی شہر اسماعیلیہ، مصر کے مدرسہ میں مرحلۂ ابتدائیہ میں بحیثیت مدرس تقرری ہوئی تو اُس نے دیکھا کہ وہاں دو مکاتب فکر ہیں، پہلا: سلفی دعوت جو دعوت حق ہے، جس کی نمائندہ جماعت ''أنصار السنۃ المحمدیۃ'' ہے اور دوسرا: صوفی مکتب فکر، جس کی طرف خود حسن البنا انتساب کرتا تھا، چونکہ سلفی دعوت اس وقت صوفیوں کی بدعات وخرافات پر نکیر کرتی تھی، جس کے سبب وہ مکتب فکر سمٹتا جارہا تھا، لہٰذا حسن البنا نے خوب سمجھ لیا کہ اگر وہ صوفی مکتب فکر کی دعوت دے گا جس پر وہ خود ایمان رکھتا ہے، تو بہت جلد سلفی مکتب فکر کے ساتھ براہِ راست ٹکراؤ ہو جائے گا؛ بنابریں بجائے اس کے کہ وہ اہل حق سے وابستہ ہوتا اور صوفیاء کی بدعات وخرافات پر نکیر کرتا، ایک گندی سوچ کی طرف مائل ہوا وہ یہ کہ: ایک تیسرا مکتب فکر قائم کرے جو طرفین یعنی حق پرست سلفیوں اور باطل پرست صوفیوں کے درمیان اختلافات کی جگہوں سے دوری اختیار کرنے کا داعی ہو، اور اس تیسری سوچ کے نتیجہ میں ''جماعۃ الاخوان المسلمون'' کا قیام عمل میں آیا، جو درحقیقت صوفیت کی ترمیم شدہ شکل سے زیادہ کچھ نہیں، یا یوں کہیں کہ یہ موجودہ دور کی ''جدید صوفیت'' ہے، اس فکرہ کے ذریعہ حسن البنا نے شیعہ روافض کے ساتھ اختلاف کو جائز اور روا اختلاف کے قبیل سے بنا دیا جس پر نکیر کرنا واجب نہیں، اسی طرح قبر پرستوں اور مزاروں آستانوں سے وسیلہ لینے والوں کے ساتھ اختلاف کو بھی روا اور قابل قبول اختلاف کے قبیل سے بنا دیا، اور اسی بنیاد پر اپنا مشہور جملہ کہا جسے لوگوں نے جا بجا عام کر دیا، جبکہ وہ ایسی بات ہے جس کا مقصد اسلامی عقیدہ

کو ملیا میٹ کرنا اور اُسے قابل اعتماد اصول باقی نہ رکھنا ہے، وہ جملہ یہ ہے:

"لِنَتَعَاوَنْ مَعَ بَعْضِنَا فِيْمَا اتَّفَقْنَا عَلَيْهِ، وَيَعْذُرُ بَعْضُنَا بَعْضاً فِيْمَا اخْتَلَفْنَا فِيهِ"۔ [کتاب ذکریات لامذکرات، لعمر التلمسانی ص: ۲۴۹]

جن باتوں پر ہم متفق ہوں اُن میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں، اور جن میں ہمارا اختلاف ہو اُن میں ایک دوسرے کو معذور سمجھیں۔

جبکہ سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز، شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہما اللہ اور ہمارے استاذ گرامی معالی الشیخ صالح بن عبد العزیز آل شیخ حفظہ اللہ جیسے علماء راسخین نے اس قول کی تردید فرمائی ہے، اور اس کی غلطی اور اس پر مرتب ہونے والے فساد کی نقاب کشائی کی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

علماء کے بارے میں موقف

❊ سلفی منہج کے حاملین کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ: وہ اجتہاد پر مبنی فروعی مسائل میں حق جوئی کے لئے ساری کوشش صرف کرنے کے بعد ایک دوسرے کو معذور سمجھتے ہیں، اور یہ چیز ان کی بھائی چارگی پر اثر انداز نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ امام اہل سنت و جماعت احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے امام شافعی کی شاگردی اختیار کی ہے، امام شافعی نے امام مالک کی شاگردی اختیار کی ہے، اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردان کی بھی شاگردی اختیار کی ہے، جبکہ ان میں سے ہر ایک امام ہے، اُس کا اپنا ایک فقہی مسلک ہے، ان کے مابین اپنے اجتہاد کے اعتبار سے فقہ کے بعض فروعی مسائل میں

اختلاف بھی ہوتا ہے، لیکن یہ اختلاف اُن کی اخوت و بھائی چارگی، اللہ واسطے باہمی محبت اور نیکی وتقویٰ کے کاموں میں آپسی تعاون پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

※ **رہا مسئلہ دہشت گرد فرقہ اخوان المسلمون کا تو وہ علماء سنت سے قطع تعلق کرتے ہیں**، اس اصول کے مظاہر میں سے ایک بات اُن کے یہاں یہ ہے کہ وہ علماء سنت کے علمی حلقوں اور طلب علم کے لئے ان کی ہم نشینی کا کوئی اہتمام نہیں کرتے، نہ پیش آمدہ ہنگامی مسائل اور پیچیدہ امور میں اُن کے فتوؤں کی طرف رجوع اور ان کی نصیحتوں کو قابل اعتناء سمجھتے ہیں اور نہ ہی ان کی کتابوں کی تدریس اور اُن سے استفادہ کی طرف کوئی توجہ دیتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ علماء سنت میں معاصر سلفی علماء واقع (سیاسی حالات) سے نابلد ہیں، چنانچہ انہیں مداہنت، حکمرانوں کی چاپلوسی، مخالفین کے ساتھ سخت گیری اور شرعی احکام میں شدت پسندی وغیرہ عیوب سے متہم کرتے ہیں اور انفرادی طور پر ایک ایک عالم کی غلطیوں لغزشوں کو ڈھونڈ کر نفرت دلانے کے لئے عام لوگوں کے درمیان پھیلاتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

دوسروں کے ساتھ تعاون

※ سلفی منہج کے حاملین کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ: وہ دوسروں کے ساتھ تعاون کی دعوت دیتے ہیں؛ حتیٰ کہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، بشرطیکہ اُس میں اسلام اور مسلمانوں کی خالص مصلحت ہو، اس بارے میں ان کے اسوہ وآئیڈیل رسول گرامی ﷺ

ہیں ؛ کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ آپ ﷺ کی سنت کے جاننے والے ہیں ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

''شَهِدْتُ وَأَنَا غُلامٌ مَعَ عُمُومَتِي حِلْفَ الْمُطَيَّبِينَ، فَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ وَأَنِّي أَنْكُثُهُ'' ۔[اسے امام احمد نے (۳/ ۲۱۰/ ۱۶۷۶) روایت کیا ہے، اس کے راویان ثقہ ہیں ۔]

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی نوعمری میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مطیبین کے معاہدہ میں حاضر ہوا تھا، چنانچہ مجھے پسند نہیں کہ سرخ اونٹ بھی ملیں تو میں اسے توڑ دوں ۔

''مطیبین کا معاہدہ'' بعثت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے ہوا تھا، اس طرح کہ قریش کے کچھ لوگ اکٹھا ہوئے تھے اور آپس میں یہ طے کیا تھا کہ مظلوم کی مدد کریں گے، لوگوں کے درمیان انصاف کریں گے اور ان جیسی دیگر بھلائیوں کی باتوں کا معاہدہ کیا تھا، یہ معاہدہ بعثت نبوی ﷺ کے بعد بھی جاری رہا؛ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس معاہدہ میں حاضری سے اظہار مسرت فرمایا، جبکہ وہ کافروں کے درمیان تھا، اور کافروں کے ساتھ اپنی اس معاہدہ کی پابندی کی خبر دی؛ کیونکہ یہ معاہدہ ایسی مصلحتوں پر مشتمل تھا جن کی طرف مفاسد کے بغیر شریعت اسلامیہ بھی دعوت دیتی ہے ۔

❊ اس کے برخلاف دهشت گرد اخوانی تنظیم کے پیروکاروں کا معاملہ یہ ھے کہ وہ کافروں کے ساتھ مسلم حکمرانوں کے تعامل اور زندگی کے معاملات بالخصوص مسلمانوں کی کمزوری کی حالت میں اُن سے مدد لینے پر طعنہ زنی اور عیب جوئی کرتے ہیں، جیسا کہ

انہوں نے خلیجی جنگ اور عراقی فوج کے کویت پر قبضہ کرنے کے وقت بھی کیا تھا، چنانچہ جب اس وقت مملکت سعودی عرب نے ظالم و جابر بعثی کو بے دخل کرنے کے لئے بیرونی طاقتوں کی مدد لی ،تو اِنہوں نے حکومت پر خوب طعنہ زنی کی اور اُسے مداہنت اور آلہ کاری کے وصف سے متصف کیا، نیز اِسے مشرکین کی طرف میلان اور ان سے ساز باز اور دوستی قرار دیا، اسی طرح کبار علماء بورڈ جس نے اُس وقت کافروں سے مدد لینے کی بابت جواز کا بیان جاری کیا تھا، کی بھی عیب جوئی کی؛ لیکن جب دیکھا کہ وقت اور حالات نے اُن کے بلادتوحید کو تباہ کرنے اور اس کی شرعی حیثیت کو ختم کرنے کے خواب کو چکنا چور کردیا تو نوجوانوں اور عوام کو دھوکہ دینے کے لئے منہ بنالیا اور غیر ملکی طاقتوں کے داخلہ کو اسلامی حکومت پر قبضہ کا نام دینے لگے!! لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی چالوں کو خاک میں ملادیا اور ان کی سازشوں کو بے نقاب کردیا ، چنانچہ مصائب کے بادل چھٹے، آزمائشیں کافور ہوئیں اور بعد میں ان کی بدنیتی اور پروپیگنڈے کا مقصد واضح ہوا، نیز یہ کہ یہ لوگ اپنے مخالف مسلمانوں کو زیر کرنے کے لئے دشمنان دین کے ساتھ تعاون کررہے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

بدعت اور بدعتی کے بارے میں موقف

❊ سلفی منہج کے حاملین کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ: وہ بدعات سے لڑتے اور بدعتیوں سے اظہار براءت کرتے ہیں، خواہ ان کی بدعت عقیدہ میں ہو یا عمل میں؛ بس ان کا دین شرعی نصوص ہیں جسے انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور ان کے بعد کے لوگوں

سے علماً وعملاً حاصل کیا ہے۔

❊ **جبکہ اخوانی تنظیم کے لوگوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ بدعتیوں کی بابت خاموشی اختیار کرتے ہیں**، ان کی بدعات پر نکیر نہیں کرتے، اور اگر کسی سلفی شخص سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر طعن زنی کرتے ہیں، اس کی غلطی کو اچھالتے اور اس پر نکیر کرنے لگتے ہیں، لیکن خود اُن کے اپنے رہنماؤں سے جو غلطیاں اور بدعات ہوتی ہیں اُس کے تئیں وہ "**گونگے، بہرے اور اندھے**" ہو جاتے ہیں، اُن پر نکیر کرتے ہیں نہ ان کی بدعتوں سے اظہار براءت کرتے ہیں، بلکہ اُن کے لئے عذر و بہانے ڈھونڈتے ہیں، یہ چیز ہم ان کی کتابوں میں اور سماجی رابطے کی سائٹوں پر ان کی سرگرمیوں میں دیکھتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

حکمرانوں کی سمع وطاعت

❊ سلفی منہج کے حاملین کی ایک نمایاں اور عظیم خوبی: بھلائی کے ساتھ حکمرانوں کی سمع وطاعت کرنا اور ان کی نافرمانی یا بغاوت سے باز رہنا ہے، نیز یہ کہ افراط وتفریط کے بغیر حاکم وقت کی تعظیم بجالائی جائے، تاکہ اس کے منصب کی تعظیم ہو، حکومت وولایت کی ہیبت باقی رہے اور اُس کی بابت شر پسندوں اور فتنہ پروروں کے منصوبے ناکام ہو جائیں، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء:

۵۹]۔

اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (ﷺ) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔

نیز ارشاد ہے:

﴿وَأَوْفُوا۟ بِعَهْدِ ٱللَّهِ إِذَا عَـٰهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا۟ ٱلْأَيْمَـٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾﴾ [النحل:۹۱]۔

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول وقرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''**أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ**''۔[اسے امام احمد (۱۵۴۲۴)، ابوداود (۳۵۳۴) اور ترمذی (۱۲۶۴) نے صحیح سند سے روایت کیا ہے]۔

جو تمہیں امانت دے اُس کی امانت ادا کرو، اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کی خیانت نہ کرو۔

نیز ارشاد ہے:

''**اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا** – أي للحكام – **فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا، وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ**''۔[صحیح مسلم (۱۸۴۶)]۔

حکمرانوں کی باتیں سنو اور ان کا کہا مانو، کیونکہ ان سے ان کی ذمہ داری کی

باز پرس ہوگی اور تم سے تمہاری ذمہ داری کی۔

نیز ارشاد نبوی ہے:

’’**عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ**‘‘۔[صحیح مسلم(۱۸۳۹)]۔

مسلمان پر واجب ہے کہ پسندیدہ و ناپسندیدہ تمام امور میں حکمرانوں کی باتیں سنے اور ان کا کہا مانے، اِلا یہ کہ اُسے اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے۔

اسی طرح ارشاد نبوی ہے:

’’**وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ** - يعني السلطان أو الحاكم - **وَأَخَذَ مَالَكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ**‘‘۔[صحیح مسلم(۱۸۴۷)]۔

اگر سلطان یا حاکم تمہاری پشت پر مارے اور تمہارا مال چھین لے تو بھی سنو اور اس کا کہا مانو۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے-اللہ کی نافرمانی کے علاوہ میں- آسانی و پریشانی، چستی و سستی اور بے جا ترجیح کی حالت میں بھی سمع و طاعت پر بیعت لیتے تھے، نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

’’**أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ**‘‘۔[متفق علیہ: بخاری (۳۴۵۵)، ومسلم(۱۸۴۲)]۔

تم اُنہیں اُن کا حق دو، کیونکہ اللہ تعالی اُن سے ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں باز پرس کرنے والا ہے۔

❊ **جبکہ دھشت گرد اخوانی فرقہ اس باب میں سخت**

گمراہی کا شکار ہوا ہے، اس کی وضاحت یوں ہے کہ اُس کے سلف (باوا) ذوالخویصرہ نے غزوۂ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کے سلسلہ میں اللہ کے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعراض کرتے ہوئے کہا تھا:

”اعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ“۔

اے محمد! انصاف سے کام لیجئے، کیونکہ آپ نے انصاف نہیں کیا ہے۔

چنانچہ اس شخص نے مال اوراس کی تقسیم کے مسئلہ کو سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت و دیانت میں طعنہ زنی کا ذریعہ بنایا،اور بزعم خویش اصلاح کرنے کی کوشش کیا!

بہرکیف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

”وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ بَعْدِي إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟“۔[سنن ابن ماجہ(۱۷۲)]۔

تیری بربادی ہو! اگر میں نے انصاف نہیں کیا ہے،تو بھلا مجھ سے زیادہ انصاف کون کرسکتا ہے؟

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا:

”إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا الرَّجُلِ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ“۔

کہ اس آدمی کی نسل سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی نماز کے مقابلہ میں تم اپنی نماز کو، ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزہ کو اور ان کے عمل کے سامنے اپنے عمل کو حقیر اور معمولی سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے،مگر وہ ان کے حلق

سے اوپر نہیں جائے گا، (لیکن درحقیقت) وہ دین سے ایسے نکل گئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے یہ بتلاتے ہوئے ان کے قتل کی دعوت دی کہ:

''إِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا عِنْدَ اللهِ تَعَالَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ''۔[متفق علیہ: بخاری (٥٠٥٨)، ومسلم (١٠٦٦)]۔

یقیناانہیں قتل کرنے میں قتل کرنے والوں کے لئے اللہ کے یہاں بہت بڑا اجر ہے۔

یہی وہ خوارج ہیں جنہوں نے خلیفۂ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے قرآن اٹھایا تھا کہ اُنہوں نے لوگوں (انسانوں) کو حکم اور فیصل بنا دیا ہے، اور ان سے قرآن کو حکم بنانے کا مطالبہ کررہے تھے، بہرکیف علی رضی اللہ عنہ نے اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نمائندہ بنا کر ان کے پاس بھیجا، جنہوں نے اُن سے قرآن کریم کے ذریعہ مناظرہ کیا اور مسکت دلائل سے ان پر دوٹوک حجت قائم فرمائی۔

٭ اسی طرح دهشت گرد فرقه الاخوان المسلون کے لوگ مسلم حکمرانوں کو ظلم و زیادتی اور عدم انصاف سے متهم کرتے هیں، نیز ان پر رعایا کو نظرانداز کرکے خود اپنی ذات پر مال خرچ کرنے کا بہتان لگاتے ہیں، اور اس طرح مال کے مسئلہ کو حکمرانوں کو کافر اور لعنتی ٹھہرانے اور ان کے عقائد اور نیتوں کی بابت طعنہ زنی کا ذریعہ بناتے ہیں، اور مال سے کہیں زیادہ اہم مسئلہ یعنی عقیدہ وتوحید جس کے وہ علمبردار اور دفاع کرنے والے ہیں، سے

غفلت و اغماض برتتے ہیں، کیونکہ دنیا اور مال ہی ان کا مطمح نظر ہے، چنانچہ ان میں منافقوں کی صفات میں سے ایک صفت پائی جاتی ہے، جن کے بارے میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي ٱلصَّدَقَٰتِ فَإِنْ أُعْطُوا۟ مِنْهَا رَضُوا۟ وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا۟ مِنْهَآ إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ۝٥٨﴾ [التوبۃ:۵۸]۔

ان میں وہ بھی ہیں جو خیراتی مال کی تقسیم کے بارے میں آپ پر عیب رکھتے ہیں، اگر انہیں اس میں سے مل جائے تو خوش ہیں اور اگر اس میں سے نہ ملا تو فوراً بگڑ کھڑے ہوئے۔

رہا مسئلہ دین اور اس کے احکام کا تو وہ محض ایک ذریعہ اور مہرہ ہے جس کے ذریعہ وہ عوام الناس اور نوجوانوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں، ورنہ۔ اللہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ ان کی واقعی صورتحال دیکھیں کہ بعض اسلامی ممالک میں یہ حضرات اعلیٰ مناصب اور کلیدی عہدوں پر فائز ہیں، لیکن قرآن کی بابت ان کے سر پر جوں تک نہیں رینگی، بلکہ بعض لوگوں نے تو بدستور علمانی (لادینی نظام) ہی کو باقی رکھا ہے؛ تاکہ اپنی سرداری، اور منصب و کرسی سے ہاتھ نہ دھونا پڑے!!

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

انقلابات اور فتنہ انگیزیاں

❊ سلفی منہج کے حاملین کی ایک بڑی نمایاں خوبی یہ ہے: کہ وہ حاکم وقت کے ساتھ

ٹکراؤ، اس کے خلاف بغاوت یا فتنہ کی آگ نہیں بھڑکاتے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہم اپنے امراء اور حکمرانوں کے خلاف بغاوت روا نہیں سمجھتے اگرچہ وہ ظلم وزیادتی کریں، نہ ان پر بد دعا کرتے ہیں، اور نہ ان کی اطاعت سے ہاتھ کھینچتے ہیں، بلکہ ان کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کا لازمی حصہ سمجھتے ہیں، جب تک کہ وہ نافرمانی کا حکم نہ دیں، نیز ان کے لئے صلاح و نیکی اور عافیت کی دعا کرتے ہیں''۔ [العقیدۃ الطحاویۃ، ص:۲۱-۲۲]۔

اور امام لالکائی رحمہ اللہ شرح اصول اعتقاد أھل السنۃ میں رقمطراز ہیں:

''ہم حکمرانوں کے خلاف بغاوت اور فتنہ میں قتال کے قائل نہیں ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ جنہیں ہمارے معاملات کی ذمہ داری سونپتا ہے، ان کی سمع وطاعت کرتے ہیں، ان کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچتے، سنت و جماعت کی پیروی کرتے ہیں اور شذوذ اور اختلاف وفرقہ بندی سے اجتناب کرتے ہیں''۔ [شرح اصول اعتقاد أہل السنۃ، ۱/ ۱۷۷]۔

اسی لئے ائمہ کرام رحمہم اللہ نے حکومتوں کے خلاف فتنہ کی آگ بھڑکانے سے ڈرایا اور آگاہ کیا ہے، **شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

''اُس رائے سے زیادہ قابل مذمت رائے کوئی نہیں جس کی بنا پر ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا جائے، اور انہیں قتل کرنے سے مسلمانوں کی کوئی دینی یا دنیوی مصلحت بھی حاصل نہ ہو، بلکہ خیر و بھلائی پہلے سے کم ہو جائے اور شر و فساد پہلے سے بڑھ جائے''۔ [منہاج السنۃ، ۶/ ۱۱۳]۔

اور علامہ شیخ عبد الرحمن بن یحییٰ معلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مسلمان بغاوت کا تجربہ کر چکے ہیں، انہیں اس میں شر و فساد کے سوا کچھ نہ

ملا''۔[التنکیل،۱/ ۹۳]۔

لہٰذا سلفی منہج کے حاملین ان چیزوں کا سب سے زیادہ انکار کرنے والے، اس سے کنارہ کش رہنے والے اور اس کے انجام سے ڈرانے والے ہیں۔

٭ رہی تنظیم الاخوان المسلمون تو سید قطب کے قول کی ترجمانی کرتے ہوئے اس کے اصول ومبادی حکمرانوں کے خلاف انقلابات، فتنہ انگیزی اور بغاوت کرنے کی دعوت دیتے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

''اسلام کا اہم ترین محاذ ایک عام اسلامی انقلاب برپا کرنا ہے، جو کسی خاص ملک وعلاقہ تک محدود نہ ہو، بلکہ اسلام کا منشا اور مطمحِ نظر یہ ہے کہ یہ عمومی انقلاب پوری دنیا کے گوشے گوشے میں برپا ہو، یہی اس کی بلند ترین غرض وغایت اور عظیم مقصد ہے جس پر اُس کی نگاہیں ٹکی ہوئی ہیں، لیکن مسلمانوں یا اسلامی پارٹی کے ممبران کے لئے مطلوبہ انقلاب برپا کرکے اپنی مہم کا فوری آغاز اور اپنے ممالک جہاں وہ رہتے بستے ہیں' کے نظامہائے حکومت کی تبدیلی کے لئے جدوجہد اور کوشش کئے بغیر چھٹکارا نہیں''۔[فی ظلال القرآن،از سید قطب، ۳/ ۱۴۵۱، ایڈیشن دارالشروق]۔

٭ یہ ہے سید قطب اور یہ ہے اُس کا اور اس کی جماعت کا منہج، جو تمام مسلمانوں کو حاکم وقت کے خلاف عمومی طور پر آمادگی اور اقدام کی دعوت دیتا ہے، یہ سراسر حکمراں کے خلاف بغاوت کی دعوت ہے، اور آج ہم بہت سے ملکوں میں جہاں انہوں نے خوارج کے مذہب کو زندہ کیا ہے' جو لاقانونیت، بدنظمی، مار دھاڑ اور قتل وغارتگری دیکھ رہے ہیں وہ اِسی دعوت کا نتیجہ ہے، اس لئے یہ لوگ

درحقیقت اپنے پہلے آقا و پیشوا ذوالخویصرہ کے پیروکار ہیں جس نے نبی کریم ﷺ کی عدالت پرطعنہ زنی کی تھی اورآپ ﷺ پرناانصافی کرنے کابہتان لگایا تھا، نیز یہ ان لوگوں کے پیروکار ہیں جنہوں نے خلیفۂ راشد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے بہت بڑی تعداد میں اکٹھا ہوکر مظاہرہ کیا تھا، جو اسلامی تاریخ کا پہلا مظاہرہ اور دھرنا تھا جس کے نتیجہ میں خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) کی شہادت ہوئی تھی!

سید قطب خلیفۂ راشد عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ کی شہادت پرتبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

’’اخیر میں عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف (بغاوت کا) فتنہ بھڑک اٹھا، اوراُس میں حق وباطل اورخیر وشر گڈ مڈ ہوگیا،لیکن معاملات کو اسلامی زاویۂ نگاہ سے دیکھنے والے اوراسلامی روح کے مطابق محسوس کرنے والے کے لئے یہ فیصلہ کئے بغیر چارہ نہیں کہ وہ فتنہ انگیزی اور دھرنا اپنے عموم کے اعتبار سے اسلامی روح کی ایک گرمی تھا‘‘۔[العدالۃ الاجتماعیۃ، ص: ۱۶۰-۱۶۱]۔

اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، ذرا غورکریں کہ سید قطب نے کس طرح خلیفۂ راشد ذوالنورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے جانکاہ سانحہ کو’’اسلامی روح کی گرمی‘‘ سے تعبیر کیا ہے، نیز اسے اسلامی زاویۂ نظر سے دیکھنے والے اوراس کی روح کا شعور وادراک رکھنے والے کافیصلہ قرار دیا ہے!!

اس شخص کی اس معنی کی باتیں بکثرت ہیں جو اس کی خطرناک کتابوں میں پھیلی ہوئی ہیں، اس سے بھی زیادہ تعجب خیر معاملہ ان لوگوں کا ہے جو اس شخص کو اپنا امام وپیشوا بنالیں جس کی اقتداء کی جائے اوراسی بنیاد پر دوستی ودشمنی رکھی جائے۔

اس خبیث فرقہ سے متاثر ہونے والے ہر شخص کو آپ مسلم حکمرانوں پر طعنہ زنی کرتا ہوا پائیں گے، وہ کبھی انہیں خیانت سے متہم کرے گا تو کبھی انہیں دشمنوں کا ایجنٹ اور آلۂ کار قرار دے گا، ان کے عیوب ظاہر کرے گا، ان کی خطاؤں لغزشوں کو سنگین بنا کر اُچھالے گا، یہ ساری چیزیں اس لئے کرے گا تا کہ لوگوں کے دلوں سے حکومت کی ہیبت و بالادستی ختم ہو جائے اور ان کے خلاف بغاوت کرنا آسان ہو جائے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

تکفیر

❊ سلفی منہج کے حاملین کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ: وہ تکفیر سے بالکل دور رہتے ہیں، کیونکہ تکفیر ایک شرعی حکم ہے، ہر کس و ناکس کے لئے بلا وجہِ جواز اس میں پڑنا جائز نہیں، چنانچہ سلفی حضرات کافر اسی کو کہتے ہیں جس کے کافر ہونے پر کتاب وسنت کی شرعی دلیل قائم ہو، اور اس اصول سے تفریع کرتے ہوئے سلفی منہج کے حاملین اہل السنۃ والجماعۃ کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ وہ بدعات وخواہشات کے پیروکار خوارج ومعتزلہ اور مرجئہ کے درمیان متوسط ومعتدل ہیں، خوارج: وہ ہیں جنہوں نے گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر قرار دیا، اس پر ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنمی ہونے کا حکم لگایا، اسے ایمان سے بالکلیہ خارج کر دیا اور اسے سفارش سے بھی محروم کر دیا۔ اور معتزلہ: وہ ہیں جنہوں نے گناہ کبیرہ کے مرتکب کو دو منزلوں کے درمیان رکھا ہے، چنانچہ نہ وہ مومن ہے نہ کافر، اور آخرت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنمی ہوگا، البتہ اس کا عذاب کافروں کے عذاب سے کمتر ہوگا۔ اور مرجئہ: وہ ہیں جو اس

بات کے قائل ہیں کہ جیسے کفر کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع بخش نہیں ہے اُسی طرح ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ و نافرمانی نقصان دہ نہیں ہے، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اُن کے یہاں گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے مومن کے ایمان پر کوئی فرق نہیں پڑتا، بلکہ وہ کامل ایمان رہتا ہے، چنانچہ ایک فاسق و بدعمل کا ایمان اور انبیاء و صالحین کا ایمان یکساں اور برابر ہے، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔

❊ چنانچہ سلفی منہجِ حق کے پیروکار اہل سنت ان تمام فرقوں کے درمیان معتدل ومتوسط ہیں، لہٰذا وہ محض خواہشات نفسانی سے حکم نہیں لگاتے، بلکہ اسی کو کافر گردانتے ہیں جس کے کافر ہونے پر کتاب وسنت کی شرعی دلیل قائم ہو، اسی لئے وہ اہل قبلہ کو مطلق گناہ ومعاصی کی بنا پر کافر کہتے ہیں، نہ فاسق و بدعمل سے ایمان بالکلیہ چھین کر اُسے ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنمی قرار دیتے ہیں، بلکہ گناہ کبیرہ اور نافرمانی کے مرتکب کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کے سبب مومن اور اپنے گناہ کبیرہ کے سبب فاسق ہے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اہل سنت و جماعت کا مذہب واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اہل سنت و جماعت کے مذہب وموقف سے وہی بات ثابت ہے جس پر کتاب وسنت دلالت کناں ہیں کہ وہ اہل قبلہ میں سے کسی کو کسی گناہ کے سبب کافر نہیں ٹھہراتے، نہ کسی ممنوع عمل کے سبب اُسے اسلام سے خارج کرتے ہیں، جیسے زنا کاری، چوری اور شراب نوشی وغیرہ؛ جب تک کہ وہ گناہ ایمان چھوڑنے کو شامل نہ ہو، ہاں اگر اللہ کے حکم کردہ ایمان چھوڑ دینے کو شامل ہو، جیسے: اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور بعث بعد الموت پر ایمان چھوڑ دینے کو شامل ہو تو اس بنیاد پر اسے کافر کہا جائے گا، اسی طرح ظاہر

وباہر متواتر فرائض وواجبات کے وجوب کا عقیدہ نہ رکھنے اور ظاہر وباہر متواتر حرام امور کی حرمت کا عقیدہ نہ رکھنے کے سبب بھی اُسے کافر قرار دیا جائے گا‘‘۔[مجموع فتاوی ابن تیمیہ، ۹۰/۲۰]۔

٭ اس کے برخلاف اخوانی تنظیم کے لوگ اس باب میں خوارج کی راہ پر گامزن ہیں، بلکہ ان کے قائدین اور لیڈران سارے (اسلامی) معاشروں کو کافر قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ سید قطب کہتا ہے:

’’آج روئے زمین پر کوئی ایک بھی مسلم حکومت یا مسلم معاشرہ نہیں ہے جس میں اللہ کی شریعت اور اسلامی فقہ کی بنیاد پر عمل کیا جاتا ہو‘‘۔[فی ظلال القرآن: ۴/ ۲۱۲۲]۔

اسی طرح لکھتا ہے:

’’انسانیت جاہلیت کی طرف پلٹ گئی ہے اور ’’لا إلہ إلا اللہ‘‘ سے مرتد ہو چکی ہے، پوری انسانیت کا یہی حال ہے، ان میں وہ بھی شامل ہیں جو روئے زمین پر مشرق تا مغرب مساجد کے میناروں سے معنیٰ و مدلول اور واقع حال سے واقفیت کے بغیر لا إلہ إلا اللہ کی صدائیں بلند کر رہے ہیں، بلکہ یہ لوگ قیامت کے دن اور زیادہ بھاری گناہوں والے اور سخت عذاب کے مستحق ہوں گے؛ کیونکہ یہ لوگ ہدایت واضح ہو جانے اور اللہ کے دین میں رہنے کے بعد پھر سے بندوں کی بندگی کی طرف پلٹ گئے ہیں (مرتد ہو گئے ہیں)‘‘۔ [فی ظلال القرآن (۲/ ۱۰۵۷)]۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

نوجوانوں کو علم شرعی سے دور کرنا

٭ سلفیوں کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ: وہ علم وعمل کا اہتمام کرتے ہیں؛ کیونکہ انہیں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے علم کی وراثت ملی ہے، نیز انہیں عمل کا بھی وافر حصہ ملا ہے، چنانچہ ان پر سنت کے آثار نمایاں ہیں، اور وہ لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے تمام تر تعبدی امور میں آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کی دعوت دیتے ہیں۔

٭ **اس کے بر عکس اخوانی فرقہ کے لوگ اس کا اہتمام کرتے ہیں نہ علم شرعی کو کوئی وزن اور اہمیت دیتے ہیں**، بلکہ اپنے پیروکاروں کو غیر مفید ثقافتی امور (عام دنیوی معلومات اور خبروں) میں الجھائے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہمارے استاذ گرامی معالی الشیخ صالح بن عبد العزیز آل شیخ حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''فرقہ الاخوان المسلمون کے اصول و مظاہر میں سے ایک چیز یہ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کی عقلوں کو اپنے منہج کے خلاف باتیں سننے سے بند کرتے ہیں، اور اس سلسلہ میں ان کے الگ الگ کئی طریقے ہیں''۔

اور آگے فرماتے ہیں:

''ایک طریقہ یہ ہے کہ نوجوانوں کا صبح تا شب پورا وقت مصروف رکھتے ہیں تا کہ وہ کوئی اور بات نہ سن سکیں، نیز وہ سنت کا احترام کرتے ہیں نہ اہل سنت سے محبت رکھتے ہیں، اگر چہ مجموعی طور پر وہ اس کا اظہار نہیں کرتے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ سنت سے محبت رکھتے

ہیں نہ اہل سنت کے لئے دعائیں کرتے ہیں، ہم اس سلسلہ میں اُن سے ربط ضبط رکھنے والے یا اُن سے ملنے جلنے والے کچھ لوگوں کی بابت اس کا تجربہ کر چکے ہیں، چنانچہ آپ انہیں پائیں گے کہ جونہی اس نے کتب سنت مثلاً صحیح بخاری پڑھنا شروع کیا یا حدیث کی بعض کتابیں پڑھنے کے لئے کسی شیخ کے پاس جانا شروع کیا، ان لوگوں نے اُسے روکا اور چوکنا کرتے ہوئے کہا: اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا، آخر صحیح بخاری سے تمہیں کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟ بھلا یہ حدیثیں تمہیں کیا فائدہ دیں گی؟ ان علماء کو دیکھو اِن کا کیا حال ہے؟ کیا انہوں نے مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچایا ہے؟ مسلمانوں کی ایسی ایسی حالت ہے... خلاصہ یہ کہ یہ لوگ اپنے درمیان سنت کی تعلیم وتدریس باقی رکھنا چاہتے ہیں نہ اہل سنت سے محبت رکھتے ہیں، چہ جائیکہ تمام علوم کی بنیاد اور اصل یعنی عمومی طور پر عقیدہ کا اہتمام کریں“۔

میں کہتا ہوں: یہ لوگ زیادہ تر کبار علماء کی تنقیص کرتے ہیں اور طعنہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ فقہ الواقع سے نابلد ہیں، یا یہ حیض ونفاس کے علماء ہیں وغیرہ، جبکہ یہ ساری باتیں اسلام اور مسلمانوں پر بہت بڑی زیادتی ہیں، کیونکہ ان باتوں کے ذریعہ وہ نوجوانوں کو بلند پایہ معتبر علماء سے دور کرتے ہیں اور ان کے مقام ومرتبہ اور علم کی ناقدری کرتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

خفیہ تنظیم

❊ سلفیوں کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ: اُن کی دعوت واضح اور ان کا منہج دوٹوک اور شفاف ہے، ان کے یہاں تقیہ، دھوکہ دہی اور جھوٹ سرے سے نہیں ہے، وہ

جس حق کو مانتے اور اس کا عقیدہ رکھتے ہیں اُسے کھول کر علانیہ بیان کرتے ہیں، جو اس پر چلے گا وہی فائدہ میں رہے گا اور جو اس سے مائل ہوگا خسارہ اٹھانے والا ہوگا،کسی طرح کا تنازل پیش کرنے کی گنجائش نہیں؛ کیونکہ دین اللہ کا ہے،لوگوں کی ذمہ داری بس اللہ کی شریعت کولوگوں تک پہنچانا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾﴾ [الأنعام: ١٥٣]۔

اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

نیز ارشاد باری ہے:

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾ هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾﴾ [الجاثية:١٨-٢٠]۔

پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کردیا، سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔ (یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے۔ (سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ

(قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں اور ہدایت ورحمت ہے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔

اورحدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

”قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ“۔ [اسے امام احمد نے مسند احمد (۱۷۴۲) میں بسند صحیح روایت کیا ہے]۔

درحقیقت میں نے تمہیں ایک روشن شاہراہ پر چھوڑا ہے، جس کی رات اُس کے دن کی طرح ہے، میرے بعد اُس سے وہی بھٹکے گا جو ہلاک ہونے والا ہے۔

❊ **جبکہ دہشت گرد اخوانی تنظیم کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے، ان کے یہاں گروہ بندی**، جتھہ سازی اور عدم وضاحت کے ساتھ درپردہ خفیہ قیادتیں ہیں جنہیں پارٹی کی قیادتوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

استاذ گرامی معالی الشیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

”رہا فرقہ الاخوان المسلمون تو ان کے یہاں دعوت کے نمایاں مظاہر میں کتمان، پوشیدگی، تلون مزاجی اور اُس شخص سے قربت کا حصول ہے جس سے انہیں فائدہ کا گمان ہے، اوراپنے معاملہ کی حقیقت ظاہر نہ کرنا ہے، یعنی ایک طرح سے یہ باطنیہ بھی ہیں“۔

❊ اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، **فرقہ الاخوان المسلمون کے بارے میں علامہ محقق شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ کی بات ملاحظہ فرمائیں** جو تاسیس کے وقت ان کے ہم عصر رہے ہیں، فرماتے ہیں:

''حسن البنا کی تحریک اوراس کے فرقہ ''الاخوان المسلمون'' کےلوگ جنہوں نے اسلامی دعوت کو تباہ کن مجرمانہ دعوت میں تبدیل کر دیا ہے، اُس پر کمیونسٹ اور یہودی مال خرچ کررہے ہیں، جیسا کہ ہم اس بات کو یقینی طور پر جانتے ہیں''۔[شؤون التعلیم والقضاء،ص:۴۸]۔

✲ **چنانچہ خطرناک دہشت گرد تنظیموں مثلاً عالمی ماسونیت اور صہیونیت (یہودیت) وغیرہ سے ان کے گہرے روابط ہیں**، نیز ان کے اور رافضی مجوسیوں کے درمیان گہری دوستیاں اورمحبت کے مراسم ہیں، ہم کج روی وگمرہی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، **انہیں تین گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: بَنَّائیت، قُطبِیَّت اورسُرُورِیَّت**، وضاحت حسب ذیل ہے:

بَنَّائیت

✲ **فرقہ الاخوان المسلمون کے بانی حسن البنا کی فکر سے متاثرہونے والوں کو ''بَنَّائیت'' کہا جاتا ہے**، اور بَنَّائی اخوانی کی خطرناکی کا راز یہ ہے کہ وہ ایک عام آدمی کی طرح دکھائی دیتا ہے، کیونکہ وہ ان لوگوں کی شکل وصورت اورحلیہ کی پابندی نہیں کرتا جنہیں متدین ومتشرع کہا جاتا ہے،اسی طرح اس کی باتوں اوررویوں سے دین پسندی معلوم نہیں ہوتی،لیکن بنائی پارٹی یا تنظیم کا آدمی حالات وظروف کے اعتبار سے رنگ بدلتا رہتا ہے، چنانچہ وہ وطن پرست کا بھی رول ادا کرتا ہے، روشن خیالی کا کردار بھی ادا کرتا ہے اورامانتداری خواہ کا رول بھی نبھاتا

ہے، باوجود یکہ اندر سے وہ خالص اخوانی ہوتا ہے، اپنی تنظیم کے ایجنڈوں کی خدمت کرتا ہے اور اسی کے حکم واشارہ پر چلتا ہے، اُس سے ایک پور کے برابر بھی ادھر اُدھر مائل نہیں ہوتا۔

خلاصۂ کلام اینکہ بَنَّائی اخوانی کا ظاہری حلیہ عام انسان جیسا ہوتا ہے، لیکن وہ فرقہ وارانہ فکر سے پوری طرح آسودہ اور لبریز ہوتا ہے، لہٰذا وہ رنگ بدلنا خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور وطن پرستی کے کردار میں ماہر ہوتا ہے، بنابریں اس کی حقیقت کی نقاب کشائی اسی کے لئے ممکن ہوتی ہے جو سیاسی اسلام کی تنظیموں کی حقیقت کو اچھی طرح جانتا ہے، سماجی رابطے کی ویب سائٹوں کی ایک خوبی اس فرقہ پرست پارٹی کی نقاب کشائی میں اُس کا کردار بھی ہے۔

❊ چنانچہ بنائیوں کی ٹویٹس (نشریات) دیکھنے والا ایسی تعجب خیز اور تعارض وتناقض کی چیزیں دیکھے گا جس سے جانچ پرکھ کرنے والی نگاہ چوک نہیں سکتی، کیونکہ ٹویٹر (بطور مثال) آن لائن براہ راست نشر ہونے والی سائٹ ہے، اس کے نتیجہ میں فرقہ پرست بَنَّائی ایسے تناقض میں پڑ جاتا ہے جس کا انکار یا اس سے فرار اختیار کرنا ممکن نہیں ہوتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾﴾ [محمد: ۳۰]۔

اور اگر ہم چاہتے تو ان سب کو تجھے دکھا دیتے پس تو انہیں ان کے چہرے سے ہی پہچان لیتا، اور یقیناً تو انہیں ان کی بات کے ڈھب سے پہچان لے گا، تمہارے سب کام اللہ کو معلوم ہیں۔

لیکن سوشل میڈیا کے زمانہ سے پہلے بنائیوں کا مکروفریب پوشیدہ تھا، کیونکہ ان کے مزاج میں خاموشی، تلوّن اور ہر موقع اورضرورت کے لئے الگ الگ لبادے اوڑھنا ہے۔ [صحافی احمد الفراج کے مضمون سے قدرے تصرف کے ساتھ منقول، نشر کردہ العربیۃ ویب سائٹ، بتاریخ ۱۶/۱۰/۲۰۱۷ء]۔

❀❀❀❀❀

قُطبیت

⁕ قُطبِیَّت سید قطب کی طرف منسوب ہے جو فرقہ الاخوان المسلمون سے اُس کے مؤسس حسن البنا کی موت کے بعد وابستہ ومنسوب ہوا، پہلے اس نے اخوانیوں کے افکار کی روشنی میں اپنے دنگائی افکار ونظریات کے کرسٹل (شفاف شیشہ) کو دہرایا، پھر اسلامی تحریک کے لئے اپنا ایک جدید نظریہ وضع کیا، جو اخوانیوں کے نظریہ کے مخالف ہے، اورا پنے افکار ونظریات کو اپنی کتابوں: فی ظلال القرآن، معالم فی الطریق اور العدالۃ الاجتماعیۃ کے ذریعہ پیش کیااور پھیلایا۔

اس کے اس نظریہ کو گزشتہ صدی کی پانچویں اور چھٹی دہائی میں اخوانی عناصر کی اس نئی نسل نے اپنایا اور ہاتھوں ہاتھ لیا جنہیں حسن البنا کے انداز واسلوب اور نئے دور میں ہم آہنگی نہیں ملی، بالخصوص ان مسائل میں جو مسلم حکمرانوں کی بابت موقف سے متعلق ہیں۔

⁕ قطبی دعوت کے افکار اس بات پر مرکوز ہیں کہ

اسلامی معاشروں سمیت موجودہ دور کے تمام معاشرے جاہلی ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں قائم حکومتیں کافر ہیں، اور ان کافر حکومتوں کے زیر سایہ حکومت میں شرکت یا سیاسی سرگرمیاں رکھنا جائز نہیں، بلکہ ان سے جہاد کرنا اور نہایت خفیہ اور بالکل راز دارانہ تنظیم کا طریقہ اختیار کرنا واجب ہے۔

☼ سید قطب کے افکار و نظریات صرف مصری ماحول تک ہی محدود نہ رہے بلکہ عالم اسلام اور یورپ کے دیگر بہت سارے علاقوں تک بھی پھیلے، قطبی فکر بدستور آج بھی موجود ہے بلکہ عالم اسلام کے نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد پر پوری طرح حاوی اور مسلط ہے، سید قطب اپنے ان افکار کی بنیاد پر حکمرانوں کی تکفیر اور اس دور میں ان کے خلاف جہاد کے احیاء کا پہلا مرجع مانا جاتا ہے، اس کے پس پردہ کئی تکفیری جماعتیں نکلی ہیں، جیسے جماعۃ التکفیر والہجرۃ اور جماعۃ الجہاد وغیرہ، اور اسی طریقہ ومنہج کو بعد میں القاعدۃ، داعش، نصرۃ اور بوکوحرام وغیرہ تنظیموں نے بھی اپنایا۔

سُرورِیت

☼ سُرُوری تنظیم مکر و فریب، تقیہ، رازداری اور تلبیس کاری کے اصولوں کو اپناتی ہے، کیونکہ یہ تنظیم فرقہ الاخوان کے زیر لبادہ نکلی ہے، چنانچہ یہ فرقہ بظاہر سلف سے انتساب کرتا ہے جبکہ حقیقت میں اس کے خلاف ہے، یہ لوگ اپنے سوری لیڈر محمد سرور بن نایف زین العابدین کی طرف نسبت کرتے ہوئے سُروری کہلاتے ہیں۔

یہ شخص آغاز میں فرقہ الاخوان المسلمون سے منسلک ہوا، پھر سوریا سے بھگائے جانے کے بعد قطبی فکر کی طرف مائل ہوا، پھر امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی کے ماتحت علمی اداروں کے ساتھ معاہدۂ عمل کیا، چنانچہ اس کے تحت الأحساء، حائل اور القصیم میں سرگرم عمل رہا، اور المعھد العلمی بریدہ میں تدریسی ذمہ داری سے منسلک ہوا، تدریسی پیشے کے سبب محمد بن سرور کو علاقہ کے زیادہ تر حالات کی معلومات اور آگاہی ہوئی اور وہ علاقہ کے لوگوں سے زیادہ قریب ہونے لگا، اور یہیں سے اُن میں اپنی دنگائی فکر پھیلانے لگا جس کی آبیاری سید قطب کی تکفیری فکر سے ہوئی تھی، حاصل یہ کہ سروریت قطبیت کی کوکھ سے پیدا ہوئی ہے۔

❊ سروریت ایک خفیہ فکر، منہج اور تنظیم سے عبارت ہے، محمد سرور نے خود ایک خفیہ تنظیم کے وجود کا اعتراف کیا ہے جسے اُن نے سعودیہ میں قائم کیا تھا، پھر وہ تنظیم دنیا کے بعض دیگر ممالک میں پھیلی، جیسا کہ اُس نے ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں اس بات کا ذکر کیا ہے۔

❊ سُرُوری تنظیم سلفی منہج اور اخوانی قطبی منہج میں اتحاد و یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے، جبکہ دونوں میں بہت دوری اور بڑا فرق ہے،

چنانچہ اس نے سید قطب سے اخوانی دنگائی فکر لیا جو ایوان حکومت کے گرد گھومتی ہے، یہ لوگ بظاہر عقیدہ و دین پسندی کا اہتمام کرتے ہیں، اسی طرح نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق مظہر وحلیہ کا اہتمام کرتے ہیں، نیز صحابۂ کرام، سلف صالحین اور ائمہ کی تعظیم کرتے ہیں؛ اس کے باوجود مملکت سعودی عرب کے کبار علماء کا کوئی احترام و تعظیم نہیں کرتے، بلکہ اُن کی عیب جوئی کرتے ہیں اور ان کی امانت وسچائی پر طعنہ زنی کرتے ہیں!

یہ لوگ عقیدہ کے باب میں بھی خود گمراہ ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی بہت گمراہ

کیا ہے، چنانچہ اس تنظیم کے لیڈر محمد سرور کا عقیدہ تھا کہ سلفی دعوت کی کتابیں لوگوں کی اتنی بڑی پھیلی ہوئی تعداد کو دعوت دینے کے لئے کافی نہیں ہیں، لہٰذا اُس نے ''منہج الأنبیاء فی الدعوۃ إلی اللہ'' نامی کتاب تالیف کی، جس میں وہ لکھتا ہے:

''میں نے عقیدہ کی کتابوں پر غور کیا تو دیکھا کہ وہ کتابیں ہمارے دور کے علاوہ میں لکھی گئی ہیں، وہ اُس دور کے مشکلات ومسائل کا حل تھیں جس میں وہ لکھی گئی تھیں، جبکہ ہمارے دور کی اپنی الگ مشکلات ہیں جو نئے حل کی متقاضی ہیں، اسی لئے عقیدہ کی کتابوں میں بہت زیادہ خشکی ہے؛ کیونکہ وہ صرف ''نصوص اور احکام'' ہیں''۔

٭ علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے سروری فکر کے بارے میں کہا ہے کہ وہ خوارج کی فکر ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ وہ حکمرانوں کی سمع وطاعت سے نکل گئے ہیں، جو منہج اہل سنت وجماعت کی اساس ہے، اور سروریت کو ''موجودہ دور کی خارجیت'' کا نام دیا ہے۔

٭ طلبۂ علم پر واجب ہے کہ لوگوں کو اس خطرناک تنظیم سے متنبہ اور آگاہ کرنے پر خاص توجہ دیں، نوجوانوں کو آمادہ کریں کہ وہ علماء راسخین کے گرد جمے رہیں، اور اس مبارک حکومت مملکت سعودی عرب اور اس کے حکمرانوں کے ساتھ ایک صف ہو کر کھڑے رہیں، اور باطل پرستوں کی باتوں سے دھوکہ نہ کھائیں، حکومت سعودیہ کو اللہ تعالیٰ توفیق سے نوازے کہ اُنہوں نے فرقہ ''الاخوان المسلمون'' سے انتساب یا ان کے ساتھ شفقت ونرمی کے رویہ کو جرم قرار دے کر ایک بڑا حسین اقدام کیا ہے، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس مبارک ملک کے حکمران- اللہ انہیں نیک توفیق سے نوازے- منہج حق، منہج سلف صالحین کے تمسک اور اس کی ستھرائی کو مکدر کرنے والے امور سے دور رکھنے کے بڑے

حریص ہیں، تاکہ منہج سلف بالکل صاف شفاف باقی رہے اُس میں کسی قسم کی آمیزش اور ملاوٹ نہ ہونے پائے۔

❀❀❀❀❀

یہ بھی خوارج ہیں اِن سے چوکنا رہنا

❊ میں کہتا ہوں: یہ قعدیہ (گھر میں بیٹھ رہنے والے) خوارج ہیں، یہ خوارج کے نہایت خطرناک فرقوں میں سے ایک ہے، جو حکمرانوں کے خلاف جنگ چھیڑنے کے قائل نہیں ہیں، لیکن اُسے دوسروں کے لئے مزین و آراستہ کرتے ہیں، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی صحیح بخاری کی شرح کے مقدمہ ''ھدی الساری'' (ص: ۴۶۰) میں فرماتے ہیں:

''القعدیۃ'' وہ لوگ ہیں جو براہ راست علم بغاوت بلند نہیں کرتے، بلکہ امراء کے خلاف بغاوت کو آراستہ کرتے ہیں''۔

اور ''تہذیب التھذیب'' (۸ / ۱۱۴) میں خوارج قعدیہ کا کردار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''القعدۃ'' خوارج ہیں، یہ لوگ براہ راست جنگ نہیں کرتے تھے، بلکہ ظالم حکمرانوں کے خلاف حسب استطاعت انکار کرتے تھے، اور اپنی رائے کی دعوت دیتے تھے، اور ساتھ ہی ساتھ بغاوت کو مزین اور آراستہ کرتے تھے''۔

آپ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی وضاحت میں دیکھ رہے ہیں کہ یہ لوگ اپنی طاقت بھر امراء پر نکیر کرتے ہیں، اُس کے ذریعہ عوام کو ان کے خلاف بھڑکاتے ہیں اور ملک کے لوگوں کو

برانگیختہ کرتے ہیں، بایں طور کہ حکمرانوں کی عیوب ظاہر کرتے ہیں اور ان کی تنقیص کرتے ہیں، ہم انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے مقاصد ومفادات کی تکمیل کے لئے غریب عوام کے ذہنوں میں حکمرانوں کے خلاف بغاوت کو آراستہ کرتے ہیں، لیکن خود گھر بیٹھے رہنے کو ترجیح دیا ہے اور حکمرانوں سے لڑنے اور ہتھیار اٹھانے سے احتراز کیا ہے، اس لئے یہ لوگ دنگائی خوارج کہلاتے ہیں جو لوگوں کو بھڑکاتے ہیں اور حکمرانوں کے خلاف نفرت ودشمنی کی بیج بوتے ہیں، تغییر منکر کے نام پر اللہ کے حرام کردہ امر کو حلال ٹھہرانے کے فتوے صادر کرتے ہیں، یہ خوارج کا بدترین فرقہ ہے، امام ابوداود نے مسائل امام احمد (ص: ۲۷۱) میں عبداللہ بن محمد الضعیف سے بسند صحیح روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"قَعَدُ الْخَوَارِجِ هُمْ أَخْبَثُ الْخَوَارِجِ"۔

گھر بیٹھنے والے خوارج بدترین خوارج ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموع فتاوی (۱۹ / ۷۲) میں خوارج کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ان کی دو مشہور خصوصیتیں ہیں جن سے وہ تمام مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں سے الگ تھلگ ہیں، ان میں سے ایک: ان کا سنت سے خروج کرنا اور جو گناہ نہیں ہے اسے گناہ اور جو نیکی نہیں ہے اُسے نیکی بنادینا ہے"۔

❊ یہ لوگ خوارج سے بھی زیادہ خطرناک ہیں؛ کیونکہ حکمرانوں کی غلطیوں کے بارے میں باتیں کرنا، ان کے خلاف دلوں میں نفرت ڈالنا، حکمرانوں کے خلاف عوام کو بھڑکانا، پھیلے ہوئے منکرات کا چرچہ کرنا کہ ان کا انکار نہیں کیا جاتا وغیرہ کا عوام اور چھوٹے طلبہ بالخصوص نوجوانوں کے دلوں میں بڑا گہرا اثر پڑتا ہے، چنانچہ

یہ چیزیں اُن کے دلوں میں حکمرانوں کے خلاف کینہ ونفرت پیدا کرتی ہیں، ان کے دلوں سے حکومت کی ہیبت ختم کرتی ہیں، ان میں عزت و ناموس کی ٹوہ میں پڑنے کی جرأت پیدا کرتی ہیں، بالخصوص جب یہ باتیں کسی چرب زبان اور بلیغ انسان کی زبان سے نکلیں جو سنت کا لبادہ اوڑھ کر اپنی زبان سے لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہو۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ اپنی ایک آڈیو کلپ میں فرماتے ہیں:

”حاکم کے خلاف بزور شمشیر بغاوت کرنا زبان وگفتگو کے ذریعہ بغاوت کرنے کی فرع ہے؛ کیونکہ لوگ امام وقت کے خلاف یکا یک تلوار لے کر لڑائی نہیں کرتے، بلکہ اس کے لئے تمہید درکار ہوتی ہے جیسے: حکمرانوں کی عیب جوئی، اور ان کی خوبیوں کی پردہ پوشی وغیرہ، ان باتوں سے دلوں میں کینہ وعداوت سے بھر جاتا ہے پھر مصیبت رونما ہوتی ہے“۔

یہ ہے فرقہ الاخوان المسلمون کی حقیقت، اللہ ان کی تعداد نہ بڑھائے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

خاتمہ

❊ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سلفیت صاف شفاف اسلام کا نام ہے؛ چنانچہ یہ صحابۂ کرام اور ان کے سچے پیروکار سلف امت کی فہم کے مطابق کتاب وسنت پر عمل کی دعوت ہے۔

❊ سلفیت کوئی فرقہ، یا دھڑا یا انسانی فکر کا نام نہیں، بلکہ وہ مختلف طبقات ومعیار تعلیم کے تمام مسلمانوں کا دستور زندگی ہے، چنانچہ زیادہ تر مسلمان سلفی ہیں، کیونکہ وہ سلفی منہج پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں، اگر چہ ان میں سے کچھ لوگوں نے سلفیت اور

دیگر ناموں کے بارے میں سنا بھی نہ ہوگا، بالخصوص عوام نے۔آدمی کے سلفی ہونے کے لئے شرط نہیں کہ وہ گناہوں سے پاک ہو، کیونکہ سلفیت عقیدہ اور عمل دو چیزوں کا نام ہے، اگر عمل میں خلل بھی ہو جائے تو عقیدہ صاف ستھرا باقی رہے گا۔

٭ سلفیت وہ حقیقی اسلام ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے، جیسے آپ ﷺ کے صحابہ نے سمجھا ہے، یہ پورے دین کو شامل ہے، سلفیت میں علمی سلفیت، جہادی سلفیت اور تعبدی سلفیت کی کوئی تقسیم نہیں ہے جیسا کہ فرقہ الاخوان المسلمون کے پیروکاروں کا خیال ہے، بلکہ ہم ان تمام ناموں سے اللہ کی طرف اظہار براءت کرتے ہیں۔

٭ سلفیت دستور زندگی ہے، جس میں دنیا و آخرت دونوں کا اہتمام ہے، چنانچہ سلفیت میں حکومت و نظام سے لے کر زندگی کے تمام امور اور اس سے متعلق معاملات، عقود اور آداب کا اہتمام ہے، اسی طرح اس میں آخرت کا بھی اہتمام ہے، چنانچہ سلفیت مرنے کے بعد کے لئے تیاری کرنے اور دنیا کی زائد حرص و ہوس نہ رکھنے کی دعوت دیتی ہے، اس لئے کہ اپنی روزی اور مدت زندگی مکمل کرنے سے پہلے کسی کو موت نہیں آ سکتی۔

جب یہ چیز سمجھ میں آ گئی تو؛ معلوم ہونا چاہئے کہ سلفی منہج نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے قائم ہے اور تا قیامت باقی رہے گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ“۔[بخاری (۷۳۱۱)، ومسلم (۱۹۲۱)]۔

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ (حق پر) غالب رہے گا، یہاں تک کہ ان تک اللہ کا فیصلہ آ جائے گا، اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

٭ مملکت سعودی عرب، جو نزول وحی کا مرکز اور سرچشمۂ رسالت ہے، کے حکمران اس

کے آغاز تاسیس ہی سے اس منہج پر مضبوطی سے قائم اور اُس کی تاکید وحمایت کرتے رہے ہیں بلکہ اس کی نشر و اشاعت اور جامعات و مدارس میں اس کی تدریس کا اہتمام کرتے رہے ہیں، نیز لوگوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں دین حق و منہج صحیح کی رہنمائی کے لئے دعاۃ ومبلغین کو بیرونی ممالک میں بھیجتے رہے ہیں۔

❊ اگر میں اس بات کی وضاحت و اثبات میں بانی مملکت (شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ) سے لے کر مرد صالح، خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز- اللہ انہیں غلبہ ونصرت سے نوازے- تک اس مبارک ملک کے حکمرانوں کی باتیں ذکر کروں تو بات لمبی ہو جائے گی، کیونکہ وہ سبھی ہمیشہ اس شرف وسعادت کی نسبت (منہج سلفیت) کی تاکید کرتے رہے ہیں۔

❊ میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیشہ ہم پر اپنی نعمتوں کی برکھا برسائے، ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں اس سے محروم نہ کرے، نیز ہمیں حق کو حق دکھائے اور اس کی پیروی کی توفیق بخشے اور ہمیں باطل کو باطل دکھائے اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ کی رحمت وسلامتی ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے آل واصحاب پر، اور ہماری آخری بات یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ہماری اہم مطبوعات



SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI

14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai-70.

Phone : 022-26520077 +91 9892555244 ahlehadeesmumbai@gmail.com

@JamiatSubai subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai

www.ahlehadeesmumbai.com